سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار، 22۔ مئی 2017
(یوم الاثنین، 25۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 2

89

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

90

(بی) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2011-12 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی

ایک وزیر پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2011-12 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محتسب پنجاب کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2012-13 اور 2014-15 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر محتسب پنجاب کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2012-13، اور 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

91

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

سوموار،22-مئی 2017

(یوم الاثنین،25-شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب **سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 27تا30

اے اطمینان پانے والی روح!(27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے سوالات شروع کرنے سے پہلے پرسوں مورخہ 19۔ مئی 2017 کو محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق جناب احسن ریاض فتیانہ کے زیر التواء رکھے گئے سوال نمبر 8460 کو take up کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مہربانی کر کے اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ میری ان سے بات ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اب ہم آج کے ایجنڈے کے سوالات کو شروع کرتے ہیں۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2544 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: ہسپتالوں میں ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2544: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور / جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال اور بہاولپور / سول ہسپتال جھانگی والا روڈ بہاولپور میں ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج میں کیا اصول و ضوابط مدنظر رکھے جاتے ہیں؟

(ب) Temperature اور Humidity کو سٹوریج کے حوالہ سے maintain کرنے کا کیا انتظام ہے اور اس کی monitoring کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور / جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال اور بہاولپور / سول ہسپتال جھانگی والا روڑ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ویکسینز اور دوسری ادویات کو محفوظ کرنے کے لئے مناسب درجہ حرارت سٹینڈرڈ اپریٹنگ پروسیجر (SOPs) کے مطابق برقرار رکھا جاتا ہے۔

1. ادویات کو سٹور کرنے والی جگہ پر تھرمامیٹر اور نمی کو چیک کرنے والا آلہ موجود ہے۔
2. درجہ حرارت کی لاگ شیٹ کو مرتب کرنے کے لئے مستند عملہ موجود ہے۔
(فارماسسٹ) اور دن میں تین مرتبہ درجہ حرارت کو لاگ شیٹ پر درج کیا جاتا ہے۔
3. فریج میں رکھی گئی ادویات کا درجہ حرارت 2 ڈگری سینٹی گریڈ سے 8 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان برقرار رکھا جاتا ہے۔
4. ادویات کے سٹور میں نمی کا تناسب 60 فیصد تک ہوتا ہے۔
5. ادویات کے سٹور کرنے والے کمرے کا درجہ حرارت برٹش فارماکوپیا کے مطابق 20 ڈگری سینٹی گریڈ اور پاکستان سٹینڈرڈ رولز کے مطابق جو کہ گورنمنٹ آف پاکستان فارماکالوجی ڈیپارٹمنٹ کے مطابق درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہونا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

(ب) مناسب اور مطلوبہ درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کے لئے ادویات کے سٹور میں ائرکنڈیشنز نصب کئے گئے ہیں۔ بجلی جانے کی صورت میں جنریٹر کی سہولت دستیاب ہے۔ جو کہ بجلی جانے کی صورت میں تیس سیکنڈ کے ذریعے بجلی بحال ہو جاتی ہے مطلوبہ درجہ حرارت کو روزانہ باقاعدگی کے ساتھ کمروں میں نصب کئے گئے تھرمامیٹر پر چیک کرکے ٹمپریچر لاگ شیٹ پر درج کیا جاتا ہے جس کو فارماسسٹ صبح، دوپہر اور رات کی ڈیوٹی کے دوران باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں اور اس کو اے ایم ایس میڈیکل سٹور روزانہ کی بنیاد پر چیک کرکے countersign کرتے ہیں۔ وکٹوریہ ہسپتال کے ادویات کے سٹور میں چلرز کی تعداد چودہ اور ریفریجریٹرز کی تعداد سولہ ہے جن کے درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کے لئے بجلی جانے کی صورت میں جنریٹرز چلتے ہیں متعلقہ تمام ریکارڈ کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن پچھلے دنوں علیل ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قائم و دائم رکھے، شفایاب رکھے اور ان کو اسی طرح محنت کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آپ انہیں عمرہ کی مبارکباد بھی دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی خواجہ سلمان رفیق کو عمرہ کی مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اپنے سوال سے متعلق دو ضمنی سوال پوچھوں گا۔ ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج کے جو اصول وضوابط ہیں وہ محکمہ نے سوچ سمجھ کر مقرر کئے ہوں گے کیونکہ یہ کام ٹیکنیکل لوگ کرتے ہیں اور یہ سارے اصول وضوابط ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی monitoring کا کیا اہتمام ہے اور ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ ان اصول وضوابط کے اُوپر واقعی عملدرآمد ہو رہا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بعض ادویات کے لئے ایک خاص room temperature کی ضرورت ہوتی ہے جس کا انتظام کیا گیا ہے اور جواب میں اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ اس کی monitoring کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا ہے، اس کے لئے proper sheets ہوتی ہیں اور چوبیس گھنٹے میں تین مرتبہ ان ادویات کو چیک کیا جاتا ہے۔ اس sheet پر فارماسسٹ اور اے ایم ایس دستخط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ third party validation کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن والے visits کرتے رہتے ہیں۔ جن ہسپتالوں کے بارے میں معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے پوچھا ہے انہیں 12 اور 14۔ اپریل کو ہیلتھ کیئر کمیشن check کر چکا ہے اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ ان دونوں ہسپتالوں کا میں نے خود بھی surprise visit کیا تھا۔ سول ہسپتال کی basement میں ادویات کی سٹوریج کا انتظام کیا گیا ہے تو اس کے gauges میں نے خود بھی check کئے تھے۔ اسی طرح میں وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بھی خود گیا ہوں۔ وہاں پر ایم ایس اے، ایم ایس اور دوسرے vigilant لوگ اس کو manage کرتے ہیں اور اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر اگر کسی particular case کی نشاندہی فرما دیں تو اس کو check کر لیا جائے گا اور میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سارا انتظام بہت اچھا ہے اور میں اس کی تحسین کرتا ہوں لیکن آپ کو معلوم ہے کہ جب تک اُوپر سے نگرانی نہ ہو تو اس وقت تک تمام اصول و ضوابط پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب، سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر یا سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی سطح پر نگرانی کا کیا کوئی نظام موجود ہے اور کیا ہر ماہ کسی نہ کسی ہسپتال کو surprise check کئے جانے کا کوئی انتظام موجود ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے تو اپنے جواب میں اس سے اگلی بات بھی بتادی ہے کہ third party validation کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن موجود ہے۔ ہم لوگ یعنی میں، سیکرٹری ہیلتھ اور ایڈیشنل سیکرٹری تو regular visit کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ ہمارا تو اپنا محکمہ ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن کے لوگ third party validation کے طور پر ماہانہ بنیادوں پر visits کرتے ہیں اور اگر کہیں پر کوئی خرابی ہوتی ہے تو وہ اس سے ہمیں مطلع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! صحت کا شعبہ بہت ہی حساس ہے۔ ہمارے ہاں مارکیٹ میں دو نمبر ادویات کے علاوہ دس دس نمبر ادویات بھی موجود ہیں۔ ہمارے ہاں ادویات کی خریداری کا ایک مروجہ طریق کار ہے۔ ادویات کے لئے ٹینڈر شائع کئے جاتے ہیں اور جو lowest ٹینڈر یعنی سب سے کم قیمت والی ادویات ہوتی ہیں وہ خریدی جاتی ہیں۔ میں خود ایک practicing ڈاکٹر ہوں اور میں نے ہسپتال میں ہاؤس جاب بھی کی ہے۔ جب میں ہاؤس جاب کر رہا تھا تو ایک مریض کو پھیپھڑوں کے اندر تکلیف ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی culture sensitivity کروائی اور پروفیسر انچارج نے جو میڈیسن تجویز کی وہ ہم نے شروع کر دی۔ ہم پانچ دن تک مریض کو وہ دوائی دیتے رہے لیکن اس کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔ میں نے اپنے انچارج پروفیسر سے کہا کہ جناب! اس دوائی سے مریض ٹھیک نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! وہ دوائی منگوائیں۔ نرس دوائی لے کر آئی۔ پروفیسر صاحب نے دوائی کھولی، ہتھیلی پر رکھی، اس کو پہلے سونگھا اور پھر چکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے اندر چنے کی دال پیس کر ڈالی گئی ہے۔ یہ بہت پرانی بات ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پرانی بات کو چھوڑیں اور نئی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نئی بات یہ کر رہا ہوں کہ lowest ٹینڈر والی ادویات جب خریدی جاتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دس نمبر دوائی پر چیز ہو جاتی ہے۔ بین الاقوامی معیار یا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ادویات بالعموم نہیں خریدی جاتیں اور substandard ادویات خرید لی جاتی ہیں۔ موقع کے اُوپر ملی بھگت کر کے lowest ٹینڈر دینے والا مارکیٹ سے ادویات لیتا ہے۔ وہ کہیں سے لیبل چھپوا کر اور بوتلیں بنوا کر ان میں دوائی سپلائی کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود دیکھا ہے کہ ہسپتال کے اندر بعض اوقات ان کمپنیوں کی ادویات موجود ہوتی ہیں جو کہ باہر مارکیٹ یا سٹور میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ ہمارے نظام کے اندر یہ ایک lacuna ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بابت latest کیا صورتحال ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بڑی valid observation ہے۔ میں تھوڑا تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے ایسے معاملات ہوتے رہے ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ PPRA میں ایک clause lower tender والی ادویات خریدنے کی ہے لیکن اس کے ساتھ ایک clause اور بھی ہے جس کے تحت فرموں کو pre-qualify کرنا ہوتا ہے۔ پچھلے دو اڑھائی سال سے وزیر اعلیٰ نے اس بابت بہت زیادہ کام کیا ہے۔ جعلی ادویات کی بیخ کنی کے لئے خواجہ عمران نذیر اور ان کی ٹیم نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اس کا سب سے پہلا اور اہم DTL aspect ہے۔ ہم نے لندن کی LGC کمپنی کے ساتھ contract کر کے لاہور کی Drug Testing Laboratory کا ایک standard قائم کیا ہے اور اب ہم ISO سرٹیفکیٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ اسی طرح ہم DTL ملتان کو ایک معیاری لیبارٹری بنانے کے لئے ایک ترک کمپنی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ اگلے سال بہاولپور، فیصل آباد اور راولپنڈی کی Drug Testing Laboratories کو بھی ایک خاص standard پر لانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! PPRA یہ ضرور کہتا ہے کہ lowest ٹینڈر والی ادویات خریدی جائیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ PPRA یہ بھی کہتا ہے کہ پہلے فرموں کو pre-qualify کریں۔ ہم نے فرموں کو pre-qualify کرنے کے لئے ایک سال کام کیا ہے۔ ہر ایک فرم کا visit کیا ہے، ان کی numbering کی ہے اور yardstick مقرر کیا ہے اس وقت ہم پرائمری سیکنڈری اور ٹیچنگ دونوں ہسپتالوں کے لئے جو procurements کر رہے ہیں وہ ان pre-qualify فرموں سے کر رہے

ہیں۔اب سرکاری ہسپتالوں کے لئے وہ ادویات خریدی جائیں گی جو کہ کوئی بھی امیر آدمی میڈیکل سٹور سے خریدتا ہے یعنی اب یہی ادویات غریب لوگوں کو ہسپتال سے ملیں گی۔اس پر ہم نے بڑی تفصیل سے کام کیا ہے اور مسلسل اس میں improvement کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2616 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گردوں کی خرید و فروخت کا کاروبار و دیگر تفصیلات

*2616: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتال گردوں کی تبدیلی transplant کے آپریشن کے موقع پر گردوں کی خرید و فروخت کا کھلے عام کاروبار بھی کرتے ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران صوبائی وزارت صحت نے گردوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرنے والے کتنے کڈنی سنٹرز اور ہسپتالوں کے خلاف کبھی قانونی کارروائی کی، آئندہ اس انسانیت سوز کاروبار کی روک تھام کے لئے اقدامات تجویز کئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت گردہ کے ٹرانسپلانٹ کی اجازت دینے کے لئے کڈنی سنٹرز اور پرائیویٹ ہسپتالوں پر خصوصی اور شفاف طریق کار طے کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گردوں کی پیوند کاری کا کام کھلے عام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ہو رہا ہے بلکہ پنجاب حکومت اس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے اور اس مکروہ کاروبار کی بیخ کنی کے لئے قانون Punjab Human Organ Transplant Authority 2012 موجود ہے۔ اس کے مطابق یہ پیوندکاری ان ہسپتالوں میں کی جا سکتی ہے جو Punjab Human Organ Transplant Authority کے رجسٹرڈ شدہ ہیں پنجاب حکومت اس کے لئے Punjab Human Organ Transplant Authority Rules

Punjab Human Organ 2012 بھی بنا چکی ہے۔اس کا م کے لئے طریق کار Transplant Authority Rules میں وضع کر دیا ہے۔تاہم یہ مکروہ کاروبار چھپ کے کیا جارہا ہے۔ جس کی بیخ کنی کے لئے حکومت پنجاب ڈویژنل کمشنر کی زیر نگرانی ریجنل نیٹ ورک کا قیام عمل میں لائی ہے۔اس مکروہ فعل کے مزید سد باب کے لئے پنجاب حکومت ڈپٹی کمشنر کے زیر نگرانی District Vigilance Committees(DVC'S) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ اپنے اپنے ضلع میں نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔حکومت پنجاب کے اس عمل سے بہترین نتائج نکل رہے ہیں اور نگرانی کا نظام مؤثر ہو گیا ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالو ں میں اکیس مقدمات درج ہوئے ہیں اور ان غیر قانونی پیوند کاری کرنے والوں کے خلاف مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔اور ایک مربوط نظام کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے اور مختلف قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں (پولیس، آئی بی، سپیشل برانچ وغیرہ) غیر قانونی پیوند کاری شیڈول جرم بننے کے بعد نگرانی مزید مؤثر ہو گئی ہے اور مربوط کارروائی ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! بلکہ پنجاب حکومت اس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے اور اس مکروہ کاروبار کی بیخ کنی کے لئے قانون Punjab Human Organ Transplant Authority 2012 موجود ہے۔اس کے مطابق یہ پیوند کاری ان ہسپتالوں میں ہی کی جا سکتی ہے۔ جو Punjab Human Organ Transplant Authority کے رجسٹر شدہ ہیں اور مکمل اور مربوط نظام کے تحت Regional Network اور District Vigilance Committee موجود ہیں۔ہسپتالوں کی فہرست جو کہ صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں پنجاب Punjab Human Organ Transplant Authority سے منظور شدہ ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومت نے جو measures لئے ہیں وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں لیکن غیر قانونی طور پر لوگوں کے گردے نکال کر آپریشن کرنے کے حوالے سے تسلسل کے ساتھ خبریں میڈیا کے اندر آ رہی ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قاعدے اور قوانین بنائے گئے ہیں ان پر عملدرآمد کا نظام ناقص ہے اور اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کی checking کے نظام کو review کریں اور اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں بلکہ یہ تو آپ کی تجویز ہے۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں میں اکیس مقدمات درج ہوئے ان میں سے کتنے ایسے مقدمات ہیں جن کے اندر سزائیں ہوئیں اور کیا کیا سزائیں ہوئیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کے اس سوال کے حوالے سے details لے کر انہیں بعد میں بتا سکوں گا لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس حوالے سے پنجاب حکومت vigilant ہے، Punjab Human Organ Transplant Authority activate ہے اس میں ایک ایڈمنسٹریٹر اور اُن کے نیچے 30 لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں اور میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اخبارات میں اشتہاری مہم شروع کر کے 10 لاکھ روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور تھوڑی سی چیز بتانا چاہوں گا کہ devolution کے بعد پنجاب اور دیگر تمام صوبوں کو Punjab Human Organ Transplant Authority transfer کی گئی ہے۔ اب ہر ہسپتال میں تو یہ ممکن نہیں ہونا کیونکہ Urologist transplant کرے گا اور بہت کم لوگ ہیں جو transplant کرتے ہیں اور 100 میں سے شاید کوئی ایک آدمی illegal کام کرے گا لیکن باقی جو Specialist or Professors 99 ہیں وہ integrity کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس میں پنجاب vigilant ہے، اس کو FIA lead کر رہی ہے، IB lead کر رہی ہے، اس میں Punjab Human Organ Transplant Authority کام کر رہی ہے، ہم نے 10 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان بھی کر دیا ہے اور ہمارا بالکل ٹارگٹ ہے کہ ہم اس کی بیخ کنی کریں گے۔ اس کی سزا 10 لاکھ روپے جرمانہ اور 10 سال قید ہے اور اب ہم سوچ رہے ہیں کہ اس قانون میں ترمیم کرا کے اس کی سزا بڑھا دی جائے تو حکومت پنجاب، Punjab Human Organ Transplant Authority اور ہمارے تمام دیگر ادارے پوری طرح vigilant ہیں اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میڈیا میں ضرور خبریں آتی ہیں

اور بعض اوقات ہمیں اُن سے راہنمائی بھی ملتی ہے لیکن ہم اس کی مکمل طور پر بیخ کنی کے لئے انتہائی سختی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گردے فیل ہونے کی بھی وجوہات ہیں اُس میں ایک بڑی وجہ intake of elicit medicine ہے اور آپ بھی اخبارات پڑھتے ہیں اور ہم الیکٹرانک میڈیا کو بھی دیکھتے ہیں۔ ہر اخبار کے جمعہ کے میگزین کے اندر "بھرپور جوانی"، "طاقت"، "شوگر" وغیرہ وغیرہ سے دو تین صفحات بھرے ہوتے ہیں۔ ان اشتہارات میں لکھا ہوتا ہے کہ سات دن میں شوگر ختم، اب جس شخص کو شوگر لاحق ہو گئی ہے اور وہ اتنا پڑھا لکھا نہیں ہے وہ ایسے اشتہارات کو پڑھ کر متاثر ہوتا ہے اور وہ 12/10 ہزار روپیہ خرچ کرتا ہے اور اُس کے نتیجے میں اُس کے گردے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ دوائی دو نمبر ہوتی ہے یعنی ان دوائیوں میں ڈالے گئے اجزاء انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہوتے ہیں اور Punjab Human Organ Transplant Authority کی موجودگی میں یہ سب چیزیں اخبارات کے اندر آ رہی ہوتی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسی چیزوں کو check کرنے کا کیا نظام ہے اور ایسے اشتہارات کیوں آ رہے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! محکمہ انفارمیشن یا الیکٹرانک میڈیا تو میرے purview میں نہیں آتا بہرحال میں معزز ممبر کی بات کی تائید کرتا ہوں تو مجھے، آپ کو اور اس معزز ایوان کو مل کر اس پر کام کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7639 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 4866 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ وہ ملک سے باہر ہیں اُن کی طرف سے اُن کے سوال pending کرنے کی request آئی تھی۔ اگلا سوال نمبر 4868 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے تو ملک صاحب کے دونوں سوالات pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4888 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ڈاکٹر کا پرائیویٹ پریکٹس کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4888: باؤ اختر علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت اجازت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مختص کردہ دنوں اور اوقات کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کو چیک کرنے کی بجائے پرائیویٹ طور پر مریضوں کو چیک کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ مریضوں کے آپریشن کے لئے سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر استعمال کرتے ہیں اگر ہاں تو کیا ڈاکٹر ہسپتال کو آپریشن کی فیس سے کمیشن ادا کرتے ہیں؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سال 13-2012 میں کس کس ڈاکٹرز نے وصول کردہ فیس کا 45 فیصد حصہ خزانہ میں جمع کروایا ہے اور کتنا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ تمام Autonomous ہسپتالوں میں Institutional پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔ یہ اجازت Punjab Medical Health Institution Act 2003 میں دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پروفیسر حضرات دن کے اوقات میں مریضوں کو پرائیویٹ طور پر چیک کرتے ہیں۔ یہ تمام پروفیسر حضرات اپنے مخصوص دنوں میں مریضوں کو آؤٹ ڈور میں چیک کرتے ہیں اور علاج تجویز کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ وہ تمام مریض جو پرائیویٹ طور پر دیکھے جاتے ہیں اور اگر ان کا آپریشن کرنا تجویز کیا جائے۔ وہ آپریشن سرکاری تھیٹر میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق گورنمنٹ کے مخصوص فارمولا کے تحت رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ فارمولا حسب ذیل ہے:۔

گورنمنٹ شیئر	45فیصد
ڈاکٹرز شیئر	35فیصد
پیرامیڈیکل سٹاف شیئر	20فیصد

(د) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کی بہت لمبی چوڑی تفصیل مجھے کچھ دیر پہلے فراہم کی گئی ہے اس کو میں پورا تو نہیں پڑھ سکا۔ جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ڈاکٹر صاحبان کو ایکٹ 2003 میں private practice کی اجازت دی گئی تو مذکورہ ایکٹ میں کہیں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ کون کون سے دن میں private practice کریں گے اور کن کن اوقات میں کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر تو یہ autonomous medical institutions ہیں تو وہ daily بیٹھ سکتے ہیں لیکن depend کرتا ہے کہ اُن کا operation day, OPD day کون سا ہے لیکن ہمارے جو بھی autonomous medical institutions ہیں وہاں private practice کی جا رہی ہے اور یہ باقاعدہ ایک قانون کے تحت کیا جا رہا ہے۔ وہاں کے ایم ایس، پرنسپل اور اکیڈمک کونسل اس چیز کا تعین کرتی ہے لیکن پروفیسر صاحبان پر بھی یہ depend کرتا ہے کہ وہ کس دن کرنا چاہتے ہیں تو وہ جس دن کرنا چاہتے ہیں اُس دن کا تعین ہوتا ہے اور اُس کے بارے میں وہاں بورڈ پر لکھا ہوتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ب) جواب دیا گیا ہے کہ پروفیسر حضرات دن کے اوقات میں مریضوں کو پرائیویٹ طور پر check کرتے ہیں۔ یہ تمام پروفیسر حضرات اپنے مخصوص دنوں میں مریضوں کو out door میں check کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پروفیسر حضرات ایک دن میں 3 duties کرتے ہیں۔ پہلے وہ سرکاری ہسپتال میں، شام کو اُسی ہسپتال کی out door میں private patients کو دیکھتے ہیں اور پھر وہ اپنے پرائیویٹ کلینک پر جا کر 2 بجے رات تک مریضوں کو

دیکھتے ہیں تو کیا سرکاری ہسپتالوں میں کوئی ایسا mechanism موجود ہے کہ اُن پروفیسر حضرات اور ڈاکٹر حضرات کا check and balance کیا جائے کہ ان تینوں duties کے باعث سرکاری ہسپتالوں میں آنے والے غریب مریض suffer تو نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ان پروفیسر حضرات اور ڈاکٹر حضرات کو check کرنے کا طریق کار موجود ہے۔ پرنسپل ٹیچنگ ہسپتال جو ٹیچنگ کیڈر کو lead کرتے ہیں وہ پروفیسر صاحبان کی حاضری پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات ضرور بتانا چاہوں گا کہ پروفیسر کے علاوہ ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار بھی ہوتے ہیں اور اُس کے بعد specialist cadre بھی ہیں جو consultant ہوتے ہیں۔ پروفیسر صاحبان کا کام patients کی مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ under graduate and post graduates کو پڑھانا بھی ہے تو انہوں نے اُن بچوں کو trained بھی کرنا ہے جنہوں نے کل کو پروفیسر بننا ہے اور میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کا ضمنی سوال اس لحاظ سے بڑا valid ہے کہ یہ شکایت بالکل آتی رہی ہے اور ہم بڑی سختی سے اس مسئلہ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہم نے کچھ پروفیسر صاحبان کو transfer بھی کیا ہے جن میں سے تین پروفیسر صاحبان نے resign کر دیا ہے تو ہم نے اُن کی جگہ پر نئے لوگ لگا دیئے ہیں۔ تمام پروفیسر صاحبان اور ڈاکٹر صاحبان کا جو particular time مقرر ہے ہم اس کو ensure کر رہے ہیں کہ وہ صبح وقت پر آئیں اور تین بجے تک اپنی duty پوری کریں اور جو پروفیسر صاحبان non-practicing allowance نہیں لیتے وہ شام کو practice کرتے ہیں اور جو الاؤنس لیتے ہیں اُن کو practice کی اجازت نہیں دی جاتی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے کہ وہ تمام مریض جو پرائیویٹ طور پر دیکھے جاتے ہیں اور اگر ان کا آپریشن کرنا تجویز کیا جائے۔ وہ آپریشن سرکاری تھیٹر میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق گورنمنٹ کے مخصوص فارمولا کے تحت رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ فارمولا حسب ذیل ہے:

گورنمنٹ شیئر	45فیصد
ڈاکٹرز شیئر	35فیصد
پیرامیڈیکل سٹاف شیئر	20فیصد

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اعداد و شمار انہوں نے دیئے ہیں اس میں مختصراً یہ ہے کہ سروسز ہسپتال میں 13-2012 میں سرجری کے شعبہ سے -/5,98,665 روپے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرائے گئے۔ اسی طرح گائنی کے شعبہ سے -/1,88,631 روپے جمع کرائے گئے اور یہ رقم انہوں نے 45 فیصد کے حساب سے جمع کرائی۔ میں نے اس کے بعد اگلا صفحہ الٹا تو اس میں جناح ہسپتال کا ایک صفحہ لگا ہوا ہے جس میں 117 کے قریب آپریشنز کا بتایا گیا ہے لیکن اس پر گورنمنٹ ہسپتال شیئر 20 لکھا ہوا ہے۔ کیا جناح ہسپتال اور دوسرے گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں گورنمنٹ کے کمیشن کا ریٹ مختلف ہے، اگر مختلف ہے تو منسٹر صاحب اس حوالے سے وضاحت فرمائیں کہ یہ کیوں مختلف ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ریٹ ایک ہی ہوتا ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ clerical mistake ہو گئی ہو۔ میں اس کو چیک کر لوں گا لیکن ریٹ یکساں ہی ہے۔ باؤ اختر علی صاحب نے جو نشاندہی کی ہے میں اس کو چیک کر لوں گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ سرکاری ہسپتال کا آپریشن تھیٹر پرائیویٹ مریضوں کے لئے ایکٹ 2003 کے تحت ڈاکٹر، اسسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر استعمال کر سکتے ہیں۔ آیا سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں پرائیویٹ سرجری یا دوسرے شعبہ جات میں آپریشن کئے جاتے ہیں ان کا کوئی گزٹ بھی ایک سال کے بعد شائع کیا جاتا ہے کہ کتنے آپریشن اس میں سرکاری سطح پر کئے گئے ہیں اور کتنے آپریشن اس ہسپتال میں پرائیویٹ سطح پر کئے گئے ہیں تاکہ اس کے اعداد و شمار کے حوالے سے اس کی رقم کا تعین کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے سوال کو دہرا دیں میں سمجھ نہیں سکا۔

جناب سپیکر: باؤ اختر علی کہہ رہے ہیں کہ کیا محکمہ کے پاس آپریشنز کا سرکاری اعداد و شمار ہوتا ہے کہ ہسپتال میں کتنے آپریشنز سرکاری طور پر اور کتنے پرائیویٹ طور پر کئے گئے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہر ادارے میں اکاؤنٹس اور آڈٹ کا محکمہ موجود ہوتا ہے۔ اس کے بعد provincial audit کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے جو اعداد و شمار ہیں اس کی مناسب طریقے سے چھان بین کی جاتی ہے اور رقم گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہوتی ہیں اور ان کا سارا حساب کتاب رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں جعلی کاغذات پر بھرتی ہونے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5053: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد کے 50 ملازمین کو جعلی ڈگری اور ڈپلومہ جمع کرانے کی بنیاد پر برخواست کیا گیا ہے؟

(ب) کیا تقرری کے وقت مذکورہ افراد سے ان کی ڈگری اور ڈپلومہ چیک نہیں کیا گیا تھا نیز جن اتھارٹیز نے ان کی تقرری کی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، اگر نہیں کی گئی تو کیا حکومت اب ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ ماہ اگست 2016 میں درجہ چہارم کے 81 بندے بھرتی کئے گئے تھے ان میں ڈپلومہ اور ڈگری والا کوئی ملازم نہ تھا۔ ان کے پانچویں اور آٹھویں کلاس پاس سکول certificates چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی فیصل آباد کو بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے آٹھ ملازمین (چھ سینٹری ورکرز، ایک وارڈ کلینر اور ایک سٹریچر بیریر) کے سکول certificates جعلی قرار دیئے گئے تھے۔ جن کی بناء پر ان کو نوکری سے برخاست کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ ابھی گیارہ ملازمین کے سکول certificates کی تصدیق باقی ہے جس کے لئے

ہم بار بار یاددہانی خطوط بھیج رہے ہیں۔ جونہی ان کو رپورٹ آئے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ب) سلیکشن کمیٹی نے قانون کے مطابق ان ملازمین کو بھرتی کیا تھا۔ چونکہ ان کے سکول certificates کی تصدیق بعد میں متعلقہ اداروں سے کروائی جاتی ہے اس لئے جعلی ثابت ہونے پر ان ملازمین کو نوکری سے برخاست کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ 2016 میں یہ بندے بھرتی کئے گئے تھے۔ انہوں نے آٹھ ملازمین جعلی سرٹیفکیٹ کی وجہ سے برخاست کر دیئے۔ ان کے علاوہ گیارہ ملازمین کے سکول certificates کی تصدیق ہونا باقی ہے جس کے لئے ہم بار بار یاددہانی کے خطوط بھیج رہے ہیں۔ ان کی جو رپورٹ آئے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ بندے اگست 2016 میں بھرتی کئے گئے اور آج 22۔ مئی 2017 ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بھرتی کرنے والوں کی اور ملازمین کی ملی بھگت لگتی ہے کہ مسلسل خطوط جا رہے ہیں اور آ رہے ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ specific تاریخ بتائیں کہ کب تک یہ کیس finalize ہو جائیں گے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب میرے بھائی ہیں اور میرے لئے بہت قابل عزت ہیں۔ انہوں نے concern show کیا تھا تو میں نے سیکرٹری سکول ایجوکیشن سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ انشاء اللہ دس بارہ دنوں میں اس کو clear کر کے جو بھی result آئے گا وہ بھیج دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات واضح ہو گئی کہ ہمارے ملک میں کرپشن کا ایک پورا سمندر موجود ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ہسپتال کی یہ کہانی ہے بلکہ ہر شعبہ کی یہی کہانی ہے۔ یہ ایک generalize بات ہو گئی ہے۔ اس معاملہ کی روشنی میں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جب درخواستیں طلب کرتے ہیں تو اس وقت ان کی scrutiny کیوں نہیں کی جاتی، کیا آپ نے اپنے نظام کو review کیا ہے کہ ہم پہلے scrutiny کریں اور بعد میں appointment letters جاری کریں؟ میں اس کی قباحت آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ میں ایک کیس کے بارے میں خود جانتا ہوں۔ اسی طرح ہسپتال سے ایک بندے کو نکالا گیا۔ اس کو appointment letter دیا گیا تھا، وہ ملازمت کر رہا تھا، وہ ساری تفتیش کو جعلی

قرار دیتے ہوئے عدالت میں چلا گیا اور وہاں سے stay لے آیا۔ اس کے بعد اس نے سکول کو manage کیا اور سارا ریکارڈ تیار کرا لیا۔ اس کے نتیجے میں محکمہ بے بس تھا جس کی وجہ سے وہ شخص ملازمت پر موجود رہا۔ کیا محکمہ اپنے اس سسٹم اور پالیسی کو review کرنے کے لئے تیار ہے کہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق appointment letter جاری کرنے سے پہلے کر لی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میرے بھائی ڈاکٹر ہیں اور میں انجینئر ہوں۔ ہم نے جب ایف ایس سی کے بعد داخلہ لیا تھا تو ان کو بھی یاد ہو گا کہ داخلے کے بعد دو چار ماہ بورڈ میں تصدیق کے لئے لگ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب بھی لوگ بھرتی ہوتے ہیں تو درخواست گزار ہزاروں یا سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان کا انٹرویو کیا جاتا ہے، اس کے بعد معیار بنتا ہے، میرٹ لسٹ بنتی ہے، medical fitness test ہوتا ہے اور اس کے بعد ان ڈپلومہ، ڈگری یا certificates کو متعلقہ سیکنڈری بورڈز یا اداروں کو بھیجے جاتے ہیں اور ایک process کے بعد verification ہوتی ہے۔ اگر کسی کا انٹرویو ہوتا ہے تو اس وقت یہ علم نہیں ہوتا کہ کن لوگوں نے process کے بعد final ہونا ہے۔ اس لئے جن اداروں نے بھرتی کرنی ہوتی ہے ان کو بھرتی ہونے والوں کے certificates کی verification بھی چاہئے ہوتی ہے۔ اس میں delay ضرور ہوا ہے جس پر میں نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے بات کر لی ہے۔ انشاء اللہ دس بارہ دن میں اس کا result آ جائے گا۔ اگر یہ ٹھیک ہوں گے تو verify ہو جائیں گے اگر ٹھیک نہیں ہوں گے تو پھر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کافی وضاحت سے بات کی ہے لیکن وہ بات اس حوالے سے وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ سارا process کر لیں، ان کا میڈیکل کروا لیں لیکن final letter دینے سے پہلے بھرتی ہونے والوں کے certificates کی verification کرا لیں۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس ہزاروں نہیں بلکہ بیس اسامیاں ہوں گی۔ آپ سارے process کو بیس اسامیوں پر لے آئے جن کا آپ نے میڈیکل بھی کروا لیا۔ آپ نے میڈیکل کرانے سے پہلے یا بعد میں جب بیس افراد کی selection کر لی ہے تو آپ ان کے certificates کی verification کرا سکتے ہیں اس پر زیادہ دیر نہیں لگتی اس لئے verification کے بعد ہی انہیں appointment letters issue کریں۔ اگر کسی کی verification clear نہیں ہوتی تو اسے منسوخ کر دیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ بعد میں معاملات ہوتے ہیں اور عدالتیں بھی اس میں involve

ہو جاتی ہیں اس سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔اس کے علاوہ جتنی دیر ایک unqualified آدمی جس کی ڈگری جعلی ہے، مریض تو پھر اسی جعلی سرٹیفکیٹ اور ڈگری والے کے رحم وکرم پر ہوں گے کہ جب تک verification نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! آپ اس کیس کے اندر دیکھ لیں کہ اگست 2016 سے یہ معاملہ چل رہا ہے اور ابھی تک گیارہ کیسوں کی verification نہیں ہوئی۔ وہ لوگ تو کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک ambiguity اور مشکل ہے جس کو حل ہونا چاہئے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کی بات کو welcome کرتا ہوں جہاں تک بہتری کی ضرورت ہے ہم اس کو بالکل بہتر کریں گے۔ میں صرف وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ مالی، سینٹری ورکرز کی jobs تھیں اور یہ ڈاکٹرز، ڈسپنسرز یا نرسز کی jobs نہیں تھیں۔ بہر حال جہاں سسٹم کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے وہاں ہم ڈاکٹر صاحب کی راہنمائی بھی لیں گے اور چیزوں کو بالکل بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6735 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال شعبہ نیورو سرجری سے متعلقہ تفصیلات

*6735: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ نیورو سرجری جناح ہسپتال لاہور کب قائم ہوا اس کے کتنے بیڈز ہیں اور اس عرصہ کے دوران مذکورہ شعبہ کے سربراہ کون کون تعینات رہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) شعبہ نیورو سرجری میں آئی سی یو کب قائم ہوا، اس کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

(ج) کیا نیورو آئی سی یو میں ایکسپرٹ ڈاکٹرز بھی ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں، نہیں تو کیوں نیز ایک وقت میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی پر ہوتے ہیں؟

(د) جنوری 2014 سے دسمبر 2014 تک آئی سی یو نیورو سرجری میں کتنے مریض داخل کئے گئے، کتنے صحت مند ہوئے اور کتنے جان سے گزر گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) شعبہ نیوروسرجری جناح ہسپتال علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور 1997 میں قائم ہوا اس وقت بیڈز کی تعداد پانچ تھی جس کے اسسٹنٹ پروفیسر انچارج تھے۔ سال 2000 میں اس میں شعبہ کو مزید ترقی دی گئی اور بیڈز کی تعداد پانچ سے بڑھا کر بیس کر دی گئی اس وقت ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر اس شعبہ کو دیکھ رہے تھے۔ سال 2011 میں شعبہ کی تشکیل نو کے بعد 4th فلور پر شفٹ کیا گیا اور اس وقت اس شعبہ کے ٹوٹل بیڈز کی تعداد کچھ یوں ہے۔ وارڈ چالیس بیڈز نیوروسرجری شعبہ انتہائی نگہداشت (intensive care unit) بیڈز ایمرجنسی دس بیڈز ٹوٹل بیڈز=69 بیڈز سربراہان

(i) 1997 سے 1999 ڈاکٹر اشرف شاہین

(ii) 1999 سے 2005 تک ڈاکٹر ظفر اقبال

(iii) 2005 سے 2008 ڈاکٹر نوید اشرف

(iv) 2008 سے 2009 ڈاکٹر عبدالحمید

(v) 2009 سے 2013 ڈاکٹر ظفر اقبال

(vi) 2013 سے پروفیسر ڈاکٹر نوید اشرف اس شعبہ کے سربراہ ہیں۔

(ب) شعبہ نیوروسرجری آئی سی یو 2011 میں قائم ہوا اور اس کا قیام ناگزیر تھا کیونکہ موٹروے اور ملتان ہائی وے جناح ہسپتال سے ملحقہ ہونے کی وجہ سے یہاں نیوروایمرجنسی میں آنے والے دماغ کی شدید چوٹ کے مریضوں کا نیورو critical یونٹ اور وینٹی لیٹرز کے بغیر مکمل طور پر بین الاقوامی معیار کے مطابق علاج کرنا ممکن نہیں تھا علاوہ ازیں اب نیوروسرجری کے کسی بھی شعبہ کے ساتھ نیورو critical یونٹ کا ہونا لازمی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ دماغ کی رسولیوں، حرام مغز کی بیماریوں اور برین ہیمرج کی وجہ سے بے ہوش مریضوں کا علاج بھی اس سہولت کے بغیر ممکن نہیں۔

(ج) 1997 میں صرف ایک FCPS نیوروسرجری کنسلٹنٹ موجود تھے جبکہ اس وقت چار نیوروسرجری کنسلٹنٹس موجود ہیں شعبہ کے سربراہ پروفیسر آف نیوروسرجری اپنے شعبہ کے اعلیٰ ترین ڈگری کے حامل ہیں اور اس شعبہ میں 32 سال کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ نیوروسرجری ICU میں ایکسپرٹ ڈاکٹر موجود ہیں اور کیونکہ اب نیورو critical care

جدید نیوروسرجری کا اہم ترین حصہ ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جناح ہسپتال لاہور کا شعبہ نیوروسرجری صوبہ کے ان چند شعبوں میں جس نے نیوروcritical care کی طرف قدم بڑھایا ہے بین الاقوامی سطح پر نیوروcritical care کے شعبہ میں مندرجہ ذیل ایکسپرٹ سٹاف ہوتے ہیں جن کی سربراہی پروفیسر آف نیوروسرجری کرتے ہیں۔

i۔ نیوروسرجن ii۔ نیورو
iii۔ Intensive iv۔ ریزیڈنٹ سٹاف
v۔ فزیوتھراپسٹ

بیشتر سٹاف اس یونٹ میں موجود ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد بین الاقوامی معیار سے کم ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مزید سیٹیں بھی حکومت پنجاب سے منظور ہو گئی ہیں۔ اس یونٹ میں روزانہ 24 گھنٹے ایک ڈاکٹر Neuro Critical Care میں ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے۔ سینئر اور جونیئر ڈاکٹرز کے ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جنوری 2014 سے دسمبر 2014 تک کل 791 مریض اس ICU میں دماغ کی مختلف شدید قسم کی جان لیوا بیماریوں کی وجہ سے داخل ہوئے جن میں سے 477 مریض صحت یاب ہو کے ڈسچارج ہوئے اور 314 مریض جانبر نہ ہو سکے۔ Neuro critical care unit کا death ریٹ 39.69 فیصد ہے جو کہ مکمل طور پر کسی بھی بین الاقوامی معیار کے Neuro care Units کے برابر ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے ٹوٹل بیڈز کی latest figure لکھی ہے جو کچھ یوں ہے کہ وارڈ 40 بیڈز نیوروسرجری شعبہ انتہائی نگہداشت بیڈز ایمرجنسی 10 بیڈز اور ٹوٹل بیڈز 69 ہیں تو میرا حساب ویسے کمزور ہے لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ چالیس جمع دس تو 50 بیڈز بنتے ہیں یہ 69 بیڈز کیسے ہو گئے، یہ باقی 19 بیڈز کی وضاحت کر دیں کہ یہ کون سے بیڈز ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ بیڈز پہلے ہی آ گئے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں جب میں نے بھی ٹوٹل کیا تھا تو یہ 50 بیڈز ہی بنتے ہیں لیکن یہاں پر 69 بیڈز لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ کوئی clerical mistake ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی، یہ clerical mistake ہے میں نے خود confirm کیا ہے کہ یہ 69 بیڈز ہی ہیں۔ میں نے بھی ٹوٹل کیا تھا تو یہ 50 بیڈز بنتے تھے لیکن میں نے reconfirm کر لیا ہے تو یہ 69 بیڈز ہی ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، اگلا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ نیورو سرجری (ICU) میں ایکسپرٹ ڈاکٹرز موجود ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایکسپرٹ ڈاکٹرز موجود ہیں ان کی expertise یعنی انہوں نے FCPS یا کوئی اور ڈگری کس شعبہ میں کس specialization میں اور کہاں سے حاصل کی ہے؟ جہاں تک میری اس شعبے کے بارے میں معلومات ہیں اس میں Anesthesia کے جو HOD ہوتے ہیں ان کو ہم بالعموم اس کام پر لگا دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان میں وینٹی لیٹر کو چلانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ آئی سی یو میں بالعموم جو مریض پہنچتے ہیں ان کو تین تین، چار چار بیماریاں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں وہ بہت ہی مشکل میں ہوتے ہیں۔ میری اپنی والدہ محترمہ آٹھ دس ماہ پہلے انتقال کر گئی تھیں وہ آئی سی یو میں تھیں تو وہاں پر جو main doctors hire تھے وہ وہی ہوتے ہیں جو کہ Anesthesia کے پروفیسر ہوتے ہیں اور ابھی تک یہ ایک سپیشلائزڈ شعبہ بن گیا ہے۔ جیسا کہ باہر کی دنیا میں سپیشلائزڈ ایک شعبہ بن گیا ہے اس کی ڈگری کو بھی انہوں نے علیحدہ سے designate کیا ہے اور وہ تمام جو کم از کم اس طرح کی emergencies آئی سی یو میں آتی ہیں وہ جسم کا جو بھی سسٹم متاثر ہو رہا ہوتا ہے اس کو وہ سمجھتے ہیں اور وہ اس میں سپیشلائزڈ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمے داری سے یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں اس شعبے میں particularly quackery ہے اور ہم نے اس حوالے سے ڈنگ ٹپاؤ کام چلایا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے میں ذاتی طور پر ایک کیس کو لے کر چلا تھا میں منسٹر صاحب کا بہت ہی مشکور رہا ہوں کہ ان کو signal دیا،

یہ تشریف لے آئے اور یہ چار منزلہ سیڑھیاں چڑھ کر بھی آئے۔ وہاں ہسپتال میں اے سی خراب تھا جس پر ایم ایس نے مجھے کہا کہ کل اے سی ٹھیک تھا لیکن آج خراب ہے لیکن جب میں اگلے دن گیا تو وہ پھر خراب تھا خیر اس بات کو چھوڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے بڑی ذمہ داری کا مظاہرہ کیا، میری بڑی عزت رکھی اور مریض کے لواحقین کے سامنے میرا collar بھی اونچا ہو گیا کہ یہ تشریف لے آئے۔ وہ شعبہ نیوروسرجری کے سربراہ ڈاکٹر نوید اشرف جس کا یہاں جواب میں نام بھی لکھا ہوا ہے انہوں نے اس مریض کو جس کو دماغ کی تکلیف شروع ہوئی لیکن پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں اور تیسرے چوتھے دن جا کر اس کا ایکسرے کروایا تو پتا چلا کہ اس کی تو چھاتی flail ہو گئی ہے یہ ہماری ایک میڈیکل ٹرم ہے لہٰذا اس کا respiratory system collapse ہو گیا اور ڈاکٹر نوید اشرف بضد رہے کہ میں نے اگر اس مریض کو میڈیکل کے آئی سی یو میں بھیجا تو پھر میری اس میں بے عزتی ہے کہ ہم اس کو deal نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! یہ میں first time knowledge کی بات کر رہا ہوں لہٰذا وہ مریض expire ہو گیا۔ میں نے پھر باقاعدہ ایک خط لکھا اور اس پر وزیر اعلیٰ کا directive بھی آیا اور دو سال ہو گئے ہیں کہ وہ انکوائری داخل دفتر ہے کیونکہ مجھے تو اس کا کوئی بھی نتیجہ ابھی تک نہیں دیا جا رہا۔

جناب سپیکر! میں نے اس کیس کو ایک دو مرتبہ pursue بھی کیا ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو میں اس کا نتیجہ بھی مانگتا ہوں اور یہ اس لئے نہیں کہ مجھے کوئی grudge ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے اصلاح ہوتی ہے۔ کیا آپ مریض کو کھلونا سمجھتے ہیں کہ آپ نے اپنی عزت اور بے عزتی کی وجہ سے مریض کو آگے shift نہیں کیا؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ Intensive Care Unit کے شعبہ میں specialized کرنے کے لئے پاکستان میں اس وقت اس طرح کی ٹریننگ کا کوئی سسٹم موجود نہیں ہے لہٰذا اس کے لئے ہم اپنے گریجویٹس کو باقاعدہ sponsor کر کے بیرون ملک بھیجیں۔ یہ انتہائی اہم شعبہ ہے اور تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں اس کی شدید ضرورت ہے۔ primarily پھر DHUs میں بھی اس کی ضرورت ہے تو اس کے بارے میں کیا حکومت کوئی منصوبہ بندی رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے اور بالکل وہ patient میرے ذہن میں ہے۔ انہوں نے پروفیسر صاحب کا ذکر کیا ہے وہ بہت ہی competent Neuro Surgeon ہیں خود بھی انہوں نے cancer سے suffer کیا ہے اور اب وہ صحت یاب ہوئے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے advance courses کی بات کی وہ بالکل ٹھیک ہے کہ جو آئی سی یو ہے اس کو lead تو Anesthetist ہی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ مختلف شعبہ جات ہیں جیسا کہ pulmonology, Urology, Nephrology یا neuro کا جو بھی ڈاکٹر ہے آئی سی یو کی call پر وہ مریض visit کرتے ہیں۔ ہمارے ادھر دو ادارے ہیں ایک یونیورسٹیاں جو کہ ایم ایس، ایم ڈی پروگرامز کرتی ہیں ان کے پروگرامز کو ہم مؤثر بنا رہے ہیں اور نئے کورسز شروع کر رہے ہیں اور ایک CPSP ہے جو کہ fellowship یا Postgraduation کرواتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جس کورس کی بات کی ہے میں اس کو مزید دیکھ لیتا ہوں ان اداروں سے بات کر لیتا ہوں۔ اگر ایسا کوئی کورس ہے جس کو کروانے سے کسی کی زندگی بچ سکتی اور چیزیں بہتر ہو سکتی ہیں تو اس کے لئے باہر کے ملک بھی بھیجنا پڑے تو بھیجیں گے کیونکہ ڈاکٹرز بیرون ملک بھی جاتے ہیں اور چھٹی لے کر جاتے ہیں اور وہاں سے fellowship کرتے ہیں، FSCS یا FACS کرتے ہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ چیزوں میں improvement ہو رہی ہے لہٰذا جہاں بھی ایسے advance courses کی ضرورت ہو گی وہاں ہم ضرور اپنے لوگوں کو support کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں محکمے نے جواب میں کہا ہے کہ اس آئی سی یو میں جنوری 2014 سے دسمبر 2014 یعنی ایک سال میں 791 مریض داخل ہوئے جن میں سے 477 مریض صحت یاب ہوئے اور 314 مریض جانبر نہ ہو سکے۔ Neuro Care units کا ڈیتھ ریٹ 39.69 فیصد ہے اور آگے لکھا ہے کہ یہ بین الاقوامی معیار کے برابر ہے تو مجھے ان کی اس بات سے اختلاف ہے کہ یہ بین الاقوامی معیار انہوں نے کہاں سے لیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو WHO کا standard ہے اگر آپ دوسرے ممالک کے standard کو نہ بھی لیں تو WHO کا standard according to my knowledge ten percent ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا جواب دینا مناسب نہیں اگر یہ بین الاقوامی معیار تھا تو لکھنا چاہئے تھا کہ آپ نے کون سا WHO,USA یا England کا standard لیا ہے تا کہ اس حوالے سے clear بات ہوتی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نے ڈیتھ ریٹ جو 39.69 فیصد دیا ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مجھے علم تھا کہ ڈاکٹر صاحب یہ سوال کریں گے۔ جہاں تک 39.69 فیصد ڈیتھ ریٹ کا تعلق ہے وہاں پر کتنے serious patient آ رہے ہیں اور کتنے trauma patient آ رہے ہیں؟ پہلی بات ہے کہ یہ اس کی percentage پر depend کرے گا۔ بہر حال اس پر میں نے ابھی مزید نیورو سے متعلقہ جو لوگ ہیں ان سے بھی بات کرنی ہے اور میں اس بات کی چھان بین کروں گا کہ یہ 39.69 فیصد ہے یا 20 فیصد ہے۔ میں نے ڈاکٹر ز سے پوچھا تو ان کے مطابق مریض کی percentage کا تعلق مریض کی seriousness پر ہے کہ اس سال میں کتنے patient seriousness آتے ہیں اور ان کی کتنی اموات ہوتی ہیں۔ بہر حال آئی سی یو میں بہت سے ایسے مریض آتے ہیں جن کی حالت critical ہوتی ہے اور بد قسمتی سے critical patients میں اموات کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے اور WHO کے معیار کا مجھے exact علم نہیں ہے کہ وہ ان کا trauma patients کا معیار ہے یا نہیں؟ بہر حال جو Neuro Associations ہیں یا انٹرنیشنل جو Trauma کے standards ہیں ان کے حوالے سے میں پوچھ کے دوبارہ بتادوں گا اور میں نے خود بھی یہ چیز کی وضاحت ان سے مانگی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے کیسے یہ وضاحت کے بارے میں پتا چلے گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! خاکسار ہی آپ کو بتائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ بات ایوان میں ہی بتائیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اس سوال کا ہم کیا کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں میں نے خود بھی 39 فیصد کا سوال کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب نے WHO کے standard کی بات کی ہے کہ وہ دس فیصد ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! انہوں نے نیوروکا جو international standard ہے وہ بتایا ہے لیکن کسی بھی آئی سی یو کے بارے میں یا کسی بھی ہسپتال کے بارے میں ہم exact figure نہیں دے سکتے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے اس سال میں کتنے serious patient آئے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی بڑا حادثہ ہو جاتا ہے تو اس سال ہو سکتا ہے وہاں death ratio بڑھ جائے یا پھر کم بھی ہو سکتی ہے لہٰذا میں exact ratio نہیں کہہ سکتا لیکن source کو میں نے بھی تھوڑا verify کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری کوشش توجہ دلانے کی تھی اور الحمدللہ خواجہ سلمان رفیق میں سمجھتا ہوں کہ بہت محنت کرتے ہیں اور ان کو جو بھی تکلیف ہوئی ہے یہ ان کی محنت اور فکر کا نتیجہ ہے۔ یہ محنت بے شک کیا کریں لیکن فکر کم کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7945 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8036 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری میڈیکل کالجز میں پی ایچ ڈی ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*8305: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ کے کس کس سرکاری میڈیکل کالج میں کتنے ڈاکٹرز / پروفیسرز ایسے ہیں جو کہ پی ایچ ڈی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ڈاکٹرز / پروفیسرز کو پی ایچ ڈی کرنے پر کوئی Incentive یا پروموشن دیتی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر ان ڈاکٹرز / پروفیسرز کو کوئی Incentive نہیں دیا جاتا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت کام کرنے والے سرکاری میڈیکل کالجز میں 21 پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز ایسے ہیں جو پی ایچ ڈی ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جہاں پر سرکاری ملازمین کی تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیمی شرط پی ایچ ڈی نہیں ہے ان ملازمین بشمول ڈاکٹرز / پروفیسرز فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سرکلر لیٹر نمبر FD/SR/1-9-36/2007 مورخہ 21-06-2012 کے تحت پی ایچ ڈی الاؤنس دیا جاتا ہے۔ تاہم پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹرز کو پی ایچ ڈی کرنے کی بنیاد پر ترقی نہیں دی جاتی ان کو ترقی مروجہ قوانین کے مطابق دی جاتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں ملاحظہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس حوالے سے میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ انہوں نے 21 پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز پی ایچ ڈی بتائے ہیں، اگر ان کے نام براہِ کرم بتادیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ اِن سے 21 پروفیسروں کی لسٹ لے لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نام بھی بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ یہ کہاں کہاں تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ایسے نہ کریں، یہ بات ٹھیک نہیں۔ منسٹر صاحب! آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا جواب جو آپ نے مانگا ہے وہ انہوں نے دے دیا ہے۔ یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا کہ وہ آپ کو سب کے نام بول کر بتائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے پوچھ لیں، وہ بتادیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی اور سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: میرا اس ضمنی سوال سے related ہی آگے سوال ہے کیونکہ جز (ج) کا جواب ہی نہیں دیا ہوا اور صرف جز (الف و ب) کا جواب ہے۔ اگر جز (الف و ب) پر میں نے ضمنی سوال نہیں کرنا تو پھر میں نے کیا پوچھنا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ آپ سے لسٹ مانگ رہی ہیں تو کیا آپ کے پاس ناموں کی لسٹ موجود ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہم نے یہ figure دی ہے لیکن اس کی detail بعد میں بتا دی جائے گی کیونکہ اس وقت میرے پاس detail موجود نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال ہی یہ کیا تھا کہ ان کے نام بتادیں اور یہ بھی بتا دیں کہ یہ پی ایچ ڈی پروفیسر کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے تعداد پوچھی ہے وہ انہوں نے بتا دی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ specifically بتادیں کہ یہ پی ایچ ڈی حضرات کتنے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پی ایچ ڈی ایک ایسی تعلیم ہے جو لوگ advanced study کے لئے کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسر کی yardstick پوسٹ گریجویشن یعنی FCPS یا FRCS ہے۔ 21 پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز نے پی ایچ ڈی کی ہے جس پر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں ان کو مواقع دیئے ہیں اور پروفیسر حضرات کا اس طرف اب رجحان ہو رہا ہے۔ اگر محترمہ کو ناموں کی تفصیل چاہئے ہو گی تو بعد میں دے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں specifically ایک سوال کر لیتی ہوں کہ منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ لاہور اور ساہیوال میں اس وقت کتنے پی ایچ ڈی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ basic science میں ہے اور الائیڈ سائنس میں شروع کر رہے ہیں۔ اگر لاہور کے حوالے سے محترمہ کہیں گی تو تھوڑی دیر تک بتا دیا جائے گا کیونکہ میں فوری طور پر نہیں بتا سکتا لیکن تھوڑی دیر بعد یا کل صبح بتا دوں گا۔ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ جواب اتنے عرصے کے بعد آ رہا ہے تو منسٹر صاحب کے پاس کوئی تفصیل تو موجود ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور اس کا جواب لے کر آئیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلے بھی میرا ایک سوال کوآپریٹو سے متعلقہ pending چلا آ رہا ہے جس کا جواب گزشتہ تین اجلاس میں بھی نہیں آیا، محکمہ نے جواب دیا ہے اور نہ ہی منسٹر صاحب نے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب نہیں دیا۔ آپ سوال کو کمیٹی کے حوالے کر دیا کریں کیونکہ اگر کمیٹی کے پاس چلا جائے تو شاید محکمہ جواب دے سکے۔

جناب سپیکر: آپ کسی بات کی طرف تو آتی نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں اور وہ آپ کو ناموں کی لسٹ دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کوئی ٹائم بتا دیں۔ اتنے اجلاس ہو گئے ہیں لیکن کوآپریٹو سے متعلقہ میرے سوال کا جواب ابھی تک محکمہ نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! شیڈول کے مطابق جب محکمہ کی باری آئے گی تب جواب دے دیں گے۔ اب آپ کا یہ سوال pending کر دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی اس کا جواب نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اللہ خیر رکھے۔ جواب کیوں نہیں آئے گا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسے آپ کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی کو کس بات پر بھیج دیں اور کیا ایک لسٹ کے لئے کمیٹی کو بھیج دیں؟ This is not good

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) پر نہیں بتایا گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب میں نے آپ کے سوال کو pending کر دیا ہے۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8375 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*8375: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کے نام، عہدہ، اور گریڈ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے اگر ان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے نیز میرٹ کس طریق کار کے تحت بنایا گیا ہے؟

(ج) ان کا انٹرویو اور ٹیسٹ کب ہوا تھا کیا اس انٹرویو اور ٹیسٹ میں جو بچے appear ہوئے تھے ان کی attendance sheet مل سکتی ہے تو فراہم کی جائے؟

(د) ان بھرتی ہونے والے افراد کا ڈومی سائل کس کس ضلع کا ہے؟

(ہ) لاہور شہر سے جو افراد بھرتی ہوئے ہیں ان کا تعلق کس کس حلقہ پی پی اور این اے سے ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل نام عہدہ، گریڈ کی تفصیل بمعہ سمری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) جی ہاں! ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اور میرٹ گورنمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004اور ترمیم شدہ ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 اور PPSC کے معیار کے مطابق بنایا گیا ہے۔ تمام پالیسیز کی کاپیاں مع میرٹ لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) انٹرویو اور ٹیسٹ کے مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق منعقد کئے گئے۔

1. 22-02-2016تا09-03-2016
2. 10-03-2016تا14-03-2016
3. 25-07-2016تا11-08-2016
4. 05-09-2016تا07-09-2016
5. 17-12-2016تا31-12-2016

تمام شیڈول کی کاپیاں مع attendance sheet ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) بھرتی ہونے والے افراد کے ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور شہر سے جو افراد بھرتی ہوئے ہیں ان کا تعلق کس کس حلقہ پی پی اور این اے سے ہے ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ پورا پلندا مجھے ایک دو دن پہلے ہی دے دیا جاتا کیونکہ یہ پڑھنے کے لئے annexure نہیں بلکہ پورا ایک ناول ہے۔

جناب سپیکر: آپ نوجوان ہیں اور ماشاء اللہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ناول ایک دو دن پہلے ملتا تو بندہ پڑھ بھی لیتا ہے۔

جناب سپیکر: جو آپ نے سوال کیا ہے اُس کا جواب پھر اسی طرح ہی آنا تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: یہ تو مجھے سزا دینے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر: اگر وہ جواب پورا دیتے ہیں تو وہ بھی آپ کو پسند نہیں آتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: یہ تو مجھے سزا لگتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے annexure دیئے ہیں اُس کے اندر ریکروٹمنٹ پالیسی 2016 کے تحت جو ریکروٹمنٹ کی ہے اُس میں سیریل نمبر 43 اور 56 منسٹر صاحب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! یہ detail میرے پاس نہیں ہے لیکن فتیانہ صاحب مجھ سے specific پوچھ لیں اس پر میں انہیں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا آپ اُن کو پڑھانا چاہتے ہیں، یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ نے جو ضمنی سوال پوچھنا ہے وہ پوچھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس میں جو لکھا ہوا ہے وہ پتا نہیں "مالشی" ہے یا "مصالچی" ہے کیونکہ اس کے بارے میں کسی ڈاکٹر کو بھی نہیں پتا؟

جناب سپیکر: کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: سیریل نمبر 43 پر "مصالچی یا مالشی" لکھا ہوا ہے، اب پتا نہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟

جناب سپیکر: یہ مصالچی لکھا ہوگا، کیا آپ کو اس کا نہیں پتا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سیریل نمبر 56 پر قلی لکھا ہوا ہے، اب ہسپتال کے اندر قلی اور مصالچی کیا ہوتے ہیں، ہسپتال میں کوئی ٹرین وغیرہ تو نہیں آتی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہسپتال میں پیرامیڈکس کے nomenclature کوئی اڑھائی سو سے زائد ہیں لہٰذا مختلف طرح کے لوگ ہسپتالوں میں ہوتے ہیں۔ فتیانہ صاحب نے یہ سوال دے کر ہم سے بھی بڑی محنت کروائی ہے اور اس حوالے سے جو پورا پلندا دیا ہے اسے پڑھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی detail کے مطابق یہاں پر صرف ایک قلی ہے تو ایک قلی کے اوپر پورے ہسپتال کا بوجھ ڈالنا تو لیبر قوانین کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: یہ اور چیز ہے۔ آپ نے جو انفارمیشن مانگی ہے وہ انہوں نے دے دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہی پوچھا ہے کہ مصالچی اور قلی کا کیا گریڈ ہے، وہاں پر یہ ایک ایک کیوں ہیں اور کیا پورے ہسپتال کا بوجھ ان پر ہی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہسپتال کا مستقل عملہ موجود ہوتا ہے جبکہ یہ صرف اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ کو سوال کرتے ہوئے بھی دیکھنا چاہئے کہ میں کیا چیز دے رہا ہوں؟ انہوں نے آپ کے سوال کا مکمل جواب دے دیا ہے لہٰذا اب اس پر ٹائم ضائع نہ کریں اور کسی دوسرے ممبر کو بھی سوال کرنے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ kindly ہسپتالوں میں قلی اور مصالچیوں کی تعداد بتا دیں کہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: مصالچی لائٹ جلانے والے کو کہتے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو لکھا ہوا ہے وہی میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے ان کی ٹوٹل تعداد بتا دی جائے۔ انہوں نے یہاں پر جتنی بھی بھرتی کی ہوئی ہے تمام ایڈہاک بنیاد پر کی ہوئی ہے لہٰذا مجھے ایڈہاک کی abbreviation بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کو بتائیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جن سیٹوں کی requisition پبلک سروس کمیشن بھیجتے ہیں اس کا پانچ چھ ماہ کا process ہے لہٰذا اس عرصے کے لئے MO یا WMO کی ایڈہاک تعیناتی کی جاتی ہے اور پبلک سروس کمیشن سے جب permanent ڈاکٹر آجاتے ہیں تب ان کو charge دے دیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ what does adhoc stand for مجھے اس کا abbreviation بتا دیں؟

جناب سپیکر: آپ جا کر ڈکشنری دیکھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کو بتانا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ ایسا نہ کیا کریں کیونکہ یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے آدھی ریکروٹمنٹ amended policy پر جبکہ باقی non amended یعنی old policy پر کی ہوئی ہے۔ جب amended policy آ گئی ہے تو پھر non amended policy پر بھرتی کرنے کا کیا مطلب ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! احسن صاحب نے پورے سال کا سوال کیا ہے اس لئے مختلف دنوں یا مہینوں میں جو بھرتی کی جاتی ہے تب جو پالیسی ہوتی ہے اس کے مطابق ہی کی جاتی ہے۔ انہوں نے ہم سے exact مہینے کے متعلق نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ماشاء اللہ جب اس ایوان سے قانون بن جاتا ہے اور اس قانون کے اندر ایک ترمیم پاس ہو جاتی ہے تو پہلا قانون فارغ ہو جاتا ہے پھر اس قانون کے تحت انہوں نے ریکروٹمنٹ کیسے کر لی؟ اگر ترمیمی پالیسی آ چکی ہوئی تھی کیونکہ ساری بھرتی ایک ہی سال کے اندر کی گئی ہے تو میرے خیال میں محکمہ نے خود ہی ترمیم کی تھی اور ہم نے تو ترمیم نہیں کر کے دی تھی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! فتیانہ صاحب کو اس بات پر حکومت کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ ہسپتالوں میں ہم جو نئے towers بنا رہے ہیں اور نئے وارڈز بنا رہے ہیں اس سے لوگوں کو روزگار بھی مل رہا ہے اور ظاہر ہے اس سے capacity بھی بڑھ رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کو شاباش دینی چاہئے۔

(اذان عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے NA wise detail مانگی تھی اور مجھے بڑی شفقت کر کے اور بہت thankful Minister sahib کا بھی اور حکومت کا بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سارے پاکستان کی این اے وار تفصیل چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Kindly مجھے بتا دیں کہ کون سے این اے سے کتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! سوال کرنے کا اصل مقصد احسن بھائی کا یہی تھا اور مجھے پتا تھا کہ آپ یہیں آئیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم بھرتی تو این وار نہیں کرتے لیکن چونکہ معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا تو ہم نے کوشش کی کہ اسے این وار بنا دیں۔ انٹرویو بنیاد پر بھرتی کی جاتی ہے، بھرتی ہونے والوں کے ڈومیسائل لاہور کے بھی ہیں اور لاہور سے باہر اوکاڑہ کے لوگ بھی آپ کو نظر آئیں گے۔ این اے وار particular نہیں ہے بہر حال ہم نے کوشش کی ہے کہ این وار جتنا ہم کر سکتے ہیں وہ کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! فہرست مجھے دی گئی ہے تو مجھے kindly بتا بھی دیا جائے کہ کون سے این اے میں سے کتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ این اے وار بتا دیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اس کی ساری تفصیل انہیں این اے وار دے دی ہے لیکن۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ساری تفصیل پڑھتے پڑھتے تو مجھے دو دن لگ جائیں گے چونکہ محکمہ نے جواب تیار کیا ہے تو یہ مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! سوال آپ کا ہے یا کسی اور کا؟ یہ آپ کیا کرتے ہیں اور آپ سوال دیتے ہوئے نہیں سوچتے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر سوال نہ کیا کریں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جنرل ہسپتال میں صفائی کے اتنے برے حالات ہیں کہ وہاں پر صفائی کرنے والا کوئی بندہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس بارے میں ان سے میں پوچھتا ہوں۔ آپ نے جنرل ہسپتال میں کیا دیکھ لیا ہے کہ میں ان سے پوچھوں؟ دیکھئے، آپ نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے؟ یہ اسمبلی ہے۔
Be careful, you should be careful. Very bad?

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کرنے کے اوپر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ہو گا، ہو گا اعتراض، جو آپ پوچھیں گے۔ میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں تو کیا آپ اس کا جواب بتا دیں گے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر میں وزیر ہوتا تو ضرور بتاتا۔ میں وزیر نہیں ہوں اور جو وزیر ہیں وہ یا سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ کو جواب دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ طریقہ ٹھیک ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ Don't try to misbehave. بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کہاں سے misbehave کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، بڑی مہربانی آپ کی۔ آپ کوئی سوال کریں تو میں ان سے اس کا جواب لوں۔ آپ کا سوال کرنے کا یہ کوئی طریقہ ہے؟ آپ تو پوچھ رہے ہیں کہ صبح کیا کھایا تھا اور شام کو کیا کھایا تھا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کون سے area میں سے کتنی بھرتی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: اس بات سے آپ کیا نکالنا چاہتے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کے دریافت کردہ سوال کے جواب کی تفصیل ان کے حوالے کر دی ہے اور ہم نے این اے وار ریکروٹمنٹ نہیں کی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تفصیلی رپورٹ ہمیں پہلے دیا کریں تاکہ ہم اسے پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر: یہ رولز کے مطابق ہی دی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو مذاق والی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔ اب ہم اگلے سوال پر جاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس پر 30 سیکنڈ کے لئے علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب احسن ریاض فتیانہ علامتی واک آؤٹ کے لئے معزز ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8552 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8566 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور کے برن یونٹ میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8566: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال کے برن یونٹ / وارڈ میں پروفیسر کی چار، رجسٹرار کی تین اور دیگر اسامیاں دو سال سے خالی ہیں، وارڈ میں صرف ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے؟

(ب) اس برن یونٹ کے لئے ڈاکٹرز سمیت دیگر کس کس گریڈ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کون کون سی اسامیاں اور عہدہ سکیل وار کب سے خالی ہیں؟

(ج) اس وارڈ میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور کون کون سی چالو حالت میں ہے یہ وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) کیا حکومت اس برن یونٹ کی تمام سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال کے پلاسٹک سرجری (برن یونٹ) میں پروفیسر کی صرف ایک منظور شدہ اسامی ہے جو کہ اپریل 2015 سے خالی ہے۔ وارڈ میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے۔ چار اسسٹنٹ پروفیسرز، دو سینئر رجسٹرار اور سات میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں اس کے علاوہ دس پوسٹ گریجویٹ ٹرینی اور دو ہاؤس آفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) پروفیسر کے علاوہ کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔ ڈاکٹرز کی تفصیلی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میو ہسپتال پلاسٹک سرجری / برن یونٹ میں کل 51 بیڈز ہیں جن میں سے 12 بیڈز شدید جلے ہوئے مریضوں کے لئے مختص ہیں۔ میو ہسپتال پلاسٹک سرجری) برن یونٹ (میں مندرجہ ذیل طبی مشینری چالو حالت میں موجود ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Cardiac Monitor (08), Suction Machine (04), Ventilator (02), ECG Machine (01), Fluidized Bed (01), Dermatomes (04)

(د) حکومت میو ہسپتال میں برن یونٹ کی تمام جدید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نئے زیر تعمیر سرجیکل ٹاور کا چوتھا فلور برن یونٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں چوبیس بستروں کا برن یونٹ اور چار بستروں کا ICU موجود ہے اور اس میں برن یونٹ سے متعلقہ جدید مشینری خریدی جارہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(Hydro Therapy Bath Tubs, Burn Shower Trollies, Mobile Ventilators, ICU Invasive Monitor and Modlers Operation Theaters)

اور یہ برن یونٹ اگست 2017 میں فنکشنل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میو ہسپتال میں پلاسٹک سرجری کے برن یونٹ کے لئے پروفیسر کی اسامی 2015 سے کیوں اور کس وجہ سے خالی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پروفیسر بننے کے لئے ایک خاص معیار ہے جس کے لئے ایسوسی ایٹ پروفیسر کا ٹائم پیریڈ چاہئے۔ موجودہ ایسوسی ایٹ پروفیسروں کا ابھی کچھ عرصہ باقی ہے اور جونہی ان کا یہ عرصہ پورا ہو گیا تو انہیں بطور پروفیسر promote کر دیا جائے گا۔ یہ ایک ایسی specialty ہے جس کی پورے ملک میں shortage ہے اور بہت زیادہ پلاسٹک سرجن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کوئی تلاش کر کے اور دیکھ کر وہاں پروفیسر لگائیں یا کوئی اشتہار دے دیں شاید کوئی آ جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو امیر لوگ ہیں وہ تو کہیں نہ کہیں جا کر پیسے خرچ کر کے اپنا علاج کروا لیتے ہیں لیکن جہاں تک میرے علم کی بات ہے تو میو ہسپتال میں جو کوئی غریب مریض پلاسٹک سرجری کے لئے آئے تو اسے کم از کم چھ مہینے کا وقت دیا جاتا ہے اور میں نے خالی پوسٹوں کے حوالے سے سوال کیا تھا تو اس کے لئے دیئے گئے جواب کے پہلے صفحہ کے اوپر جو چار ڈاکٹر انہوں نے اسسٹنٹ پروفیسر لگائے ہیں، یہ کب سے یہاں تعینات ہیں اور انہیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور یہ سیٹیں کتنے عرصے سے خالی تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ویسے تو یہ نیا سوال ہے کہ یہ کتنے عرصے سے ہیں لیکن جو ہم نے ان کو جواب دیا ہے، اسسٹنٹ پروفیسر Sr Medics تو وہاں پر تعینات ہیں البتہ اگر یہ پوچھنا چاہیں گے کہ کس کس عرصے سے اسسٹنٹ پروفیسر SR سے پروفیسر کا ہوا یا کتنے عرصے سے ہیں تو یہ مجھے ایک دو دن کا وقت دے دیں میں اس کی تفصیل لے کر انہیں بتا دوں گا مگر اس وقت وہاں پر صرف پروفیسر صاحب کی سیٹ خالی ہے اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کا وقت پورا ہو گا تو ہم انہیں پروفیسر کر دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ جو بات کر رہے ہیں کہ چار، چار، چھ، چھ مہینے کا وقت مریضوں کو دیتے ہیں اس کا کیا کرنا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مریض دو طرح کے ہوتے ہیں جن میں ایک مریض through ایمرجنسی آتا ہے، خدانخواستہ برن سے آیا یا کوئی

واقعہ ہوا اور ایمر جنسی میں آیا تو ظاہر ہے کہ اس کا treatment تو فوری کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جن کا follow up treatment ہوتا ہے تو دنیا کا کوئی بھی ہسپتال ہو یا پاکستان کا ہسپتال تو جو مریض ایمر جنسی کے علاوہ آتا ہے ظاہر ہے کہ particular time frame میں اسے treat کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ ہمارے tenure سے پہلے پنجاب میں صرف میو ہسپتال میں برن یونٹ تھا اور ہم نے اس کے بعد جناح ہسپتال میں 90 بیڈ کا 2۔ ارب روپے کی لاگت سے برن یونٹ مکمل کیا، ملتان میں بھی 80 بیڈ کا برن یونٹ مکمل کیا جس پر 2 سے ½2۔ ارب روپے کی لاگت آئی ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے برن یونٹ کو مرحلہ وار 25 بیڈ سے 55 بیڈ کا کیا۔ ہماری کوشش ہے کہ اس عمل کو ایک phase wise division کی سطح تک لے جائیں تو ہم اپنی capacity کو بھی ساتھ ساتھ enhance کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب کو ایمر جنسی یا جو لوگ جل جاتے ہیں ان سے واسطہ نہ پڑا ہو۔ میرے حلقہ کی ایک ایسی خاتون مجھ تک پہنچی اگر اس کی عمر دیکھیں تو وہ بالکل young تھی اور اب اس کی پلاسٹک سرجری کا مسئلہ ہے جبکہ خواتین کے بارے میں سب سے ضروری یہ ہے کہ اس کی سرجری ہو جائے گی تو اس کا کوئی اچھا رشتہ ہو جائے گا جو کہ آج کے دور میں سب سے بڑا مسئلہ ہے تو کیا اس کے لئے یہ ایمر جنسی نہیں ہے اور پھر جب وہ میرے پاس پہنچی تو میں نے اسے میو ہسپتال تک پہنچایا اور ایم ایس کو فون بھی کیا تو اسے چھ مہینے کا وقت ملا۔ کیا یہ ایمر جنسی نہیں ہے، اس کے متعلق ذرا بتا دیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل valid ہے میں بتانا چاہوں گا کہ کسی بھی خاتون کا یا مرد کا treatment ایک ہفتے کا یا ایک مہینہ کا نہیں ہے یہ مہینوں کا ہے اس میں national growth بھی ہوتی ہے اُس کے ساتھ اُس کو supporting دوائیاں بھی دی جاتی ہیں تو جو بھی خاتون ہو گی جن کو دو یا تین یا چار دفعہ ٹائم دیا گیا ہے اُس کے علاج معالجے میں مہینوں لگیں گے ہو سکتا ہے سال، ڈیڑھ سال یا دو سال لگیں کیونکہ بد قسمتی سے اگر acids burn ہو یا کسی وجہ سے burn ہو جائے تو اُس کا علاج بہر حال ایک لمبا procedure ہے۔ وہ appendix side کی طرح یا C-Section کی طرح فوری ہونے والا نہیں ہے ہماری کوشش ہے کہ ڈاکٹرز اپنی capacity کو بڑھائیں، ٹائم کو کم کریں لیکن emergency patient چاہے وہ cylinder burn ہو، وہ acids burn ہو اُس کو فوری طور پر treat کیا جاتا ہے جو ایسے

patientsہوتے ہیں جن کا follow upعلاج ہے اُن کو بہر حال وقت دیا جاتا ہے جو ٹائم دیا جاتا ہے اُس کے treatmentپر مہینوں اور بعض اوقات سالوں بھی لگ جاتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ حکومت میو ہسپتال کے برن یونٹ کو تمام جدید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نئے زیرِ تعمیر سرجیکل ٹاور کا چوتھا فلور برن یونٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں چوبیس بستروں کا برن یونٹ اور چار بستروں کا آئی سی یو موجود ہے اور اس میں برن یونٹ سے متعلقہ جدید مشینری خریدی جا رہی ہے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اوپر کتنی لاگت آئی اور یہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! سرجیکل ٹاور کو فوری طور پر دسمبر میں functionalکر دیں گے یہ پچھلے دور میں شروع کیا گیا تھا اس کے لئے چند لاکھ روپے رکھے گئے تھے، اُس کے بعد اس کا پی سی ون reviseکیا گیا، اس کی drawingاور detail change کی گئی، اس کی planning changeکی گئی اور ہم گزشتہ تین سال سے اس پر بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں پچھلے سال بھی ہم نے اس کو 80کروڑ روپیہ دیا تھا اس سال انشاء اللہ ہم اس کو مکمل کر لیں گے اور اس کے سارے فلور مکمل ہونے کے بعد برن یونٹ چوبیس بیڈ کا اپنا کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔ Question Hour is over now

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نیا سوال نہیں کرتا لیکن اس کو تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، Time is over، وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ سے یہ بھی requestکرنی ہے کہ اجلاس کا ٹائم 2:00بجے کا تھا میں اگر 2:00بجے بیٹھ گیا ہوں اور دو گھنٹے انتظار کیا ہے اور ایک گھنٹہ Question Hourکا بھی، تین گھنٹے کے بعد فلور ملا ہے اس سوال کو تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: اب یہ وقت ختم ہو گیا ہے اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*7639: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں ان کی مکمل فہرست مہیا کی جائے؟

(ب) اس ہسپتال کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود اور ان کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کیا کیا سہولیات مہیا کی ہیں؟

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے خاکروب میل اور فی میل ہیں ان کے نام اور سکیل وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں سکیورٹی گارڈ اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے کی بجائے ذاتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں میل اور فیمیل ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد 235 ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

درجہ	منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں	میل ڈاکٹر	فی میل ڈاکٹر
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (BS-19)	1	0	1	0	0
پرنسپل میڈیکل آفیسر (BS-20)	11	2	9	1	1
ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر (BS-19)	41	5	36	5	0
کنسلٹنٹ (BS-18)	37	14	23	12	2
سینئر میڈیکل آفیسر (BS-18)	65	9	56	6	3
میڈیکل آفیسر (BS-17)/ فی میل میڈیکل آفیسر	80	64	16	41	23
کل تعداد	235	94	141	65	29

ہسپتال ہذا میں میل ڈاکٹروں کی تعداد 65اور فی میل ڈاکٹروں کی تعداد29 ہے۔ گریڈ17 کے ڈاکٹروں کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے پہلے سے ہی عمل جاری ہے اور 13۔ مئی کو ان کے انٹرویو ہیں جبکہ گریڈ 18،19اور 20 کی خالی اسامیاں محکمانہ ترقی کے ذریعے پر کی جاتی ہیں۔ جس پر کام جاری ہے۔

(ب) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور اندرون شہر کے لوگوں کی طبی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اہل علاقہ کے پرزور اسرار پر ہسپتال کا سنگ بنیاد1992 میں رکھا گیااور اس کی عمارت کی تعمیر1995 میں مکمل ہوئی لیکن اس حکومت نے فروری1997 میں عوام کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہسپتال کا آغاز کیاابتدائی طور پر یہ ہسپتال 125 بستروں پر مشتمل تھااس کے بعد2010 میں اسی حکومت نے مزید70 بستروں پر مشتمل ٹراما سنٹر کی بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز کیا جو2012 میں مکمل ہوااس سے ہسپتال کے بستروں کے تعداد125 سے بڑھ کر 195 ہو گئی اور اس طرح ہسپتال ہذا میں تقریباً7لاکھ مریض سالانہ اعلیٰ طبی سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل طبی سہولیات مفت میسر ہیں۔

1. ایمرجنسی(ٹراما) میں مفت ٹیسٹ مع ادویات کی سہولت کا سال 2016 میں تقریباً 92000مریضوں نے استفادہ کیا۔
2. آؤٹ ڈور سہولیات مع مفت ادویات کا سال2016 میں612592مریضوں نے استفادہ کیا۔
3. اِن ڈور سہولیات ٹیسٹ مع مفت ادویات کا سال 2016 میں66505 مریضوں نے استفادہ کیا۔
4. لیبارٹری سہولیات جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے 321059 مریضوں نے اس کا استفادہ کیا۔
5. زچہ بچہ کیسز کی سہولیات جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. ہسپتال ہذا میں مریضوں کی سہولت کے لئے دو عدد الٹراساؤنڈ مشین، ایک سی ٹی سکین، ایک اینڈوسکوپ، ایک ایکو کارڈیو گرافی، چار ایکسرے مشین، تین ای سی جی مشین، ایک سی ٹی جی مشین موجود ہیں۔

7. ہسپتال میں گردہ کے مریضوں کی سہولت کے لئے بارہ عدد ڈائیلسز مشین بھی موجود ہیں جو تین شفٹ میں کام کرتی ہیں سال 2016 میں 9290 مریضوں کو مفت ڈائیلسز کی سہولت فراہم کی گئی۔
8. ہسپتال ہذا میں مختلف نوعیت کے مفت آپریشن کی سہولیات موجود ہیں۔
9. ہسپتال ہذا میں ہیپاٹائٹس اور ٹی بی کے مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے جبکہ یہاں PCR ٹیسٹ کی سہولت بھی موجود ہے
10. ہسپتال ہذا میں مریضوں کی سہولت کے تمام ادویات مفت مہیا کی جاتی ہیں جس کے بجٹ کی تفصیل درج ہے:

استعمال شدہ بجٹ برائے ادویات سال 16-2015	145141637 روپے
استعمال شدہ بجٹ برائے ادویات سال 17-2016	152757000 روپے

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں 18 میل خاکروب اور 3 فی میل خاکروب ہیں ناموں کی تفصیل مع سکیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ خاکروب پرانی بلڈنگ کے دو فلور کی صفائی کے لئے مختص ہیں ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کی صفائی کا انتظام outsource ہے اس میں تین شفٹ میں 54 خاکروب میل اور فی میل کام کرتی ہیں جس میں 8 فی میل اور 46 میل ہیں۔ جس کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نہیں! یہ درست نہیں ہے اس ہسپتال میں سکیورٹی کی خدمات سکریمبل سکیورٹی کمپنی سرانجام دے رہی ہے جس کے زیادہ تر ملازم سابقہ فوجی ہیں اور وہ اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں، ان کی کل تعداد 56 ہے جن میں سے آٹھ گارڈ اسلحہ سے لیس ہوتے ہیں۔ جبکہ چوکیدار کی 9 اسامیاں ہیں جن میں سے 8 کام کر رہے ہیں اور وہ سب ملازم ہسپتال کے اندر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں نئے بلاک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8568: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں نئے بلاک کی تعمیر شروع ہوئے آٹھ سے دس سال ہو گئے ہیں جس کی تعمیر 2010 میں مکمل ہونی تھی وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی جبکہ اس ہسپتال کی موجودہ بلڈنگ مریضوں کے حوالے سے مطابق بہت کم ہے؟

(ب) کیا حکومت اس نئے بلاک کی تعمیر میں رکاوٹ ختم کرنے اور اس کی جلد از جلد تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس نئے بلاک کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کتنا تھا اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(د) یہ وارڈ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سروسز ہسپتال میں OPD بلاک پرانی بلڈنگ میں کام کر رہا تھا۔ مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے سروسز ہسپتال لاہور میں نئے OPD بلاک کی تعمیر کا کام جون 2008 میں شروع کیا گیا تھا جس کی ابتدائی لاگت 804.001 ملین روپے تھی بلڈنگ اور طبی آلات کی قیمت اور سکوپ بڑھنے کی وجہ سے PC-I کو 2012 میں revised کیا گیا جو کہ 1311.859 ملین روپے ہو گیا۔ بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے سنٹرل آکسیجن۔ سی ٹی سکین، ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ اور بلڈنگ کو مکمل طور پر ائر کنڈیشنڈ کرنا شامل کیا گیا جس کے لئے گورنمنٹ نے مطلوبہ فنڈ مہیا کر دیئے۔ اب OPD بلاک جس میں میڈیکل، سرجری، آرتھوپیڈک، یورالوجی، نیوروسرجری، نیورالوجی، ای این ٹی، آئی، سکین، تھوریسک سرجری، پلاسٹک سرجری، پیڈز سرجری، پیڈز میڈیسن کے آؤٹ ڈور اور تمام لیبارٹری اور ریڈیالوجی سہولیات بشمول سی ٹی سکین، الٹراساؤنڈ ایکسرے، اپنے شیڈول کے مطابق 26۔ اکتوبر 2016 سے کام کر رہے ہیں اور روزانہ اوسطاً پچیس سو سے تین ہزار مریض طبی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) سروسز ہسپتال کے نئے OPD بلاک کی تکمیل کے لئے مارچ 2017 کو PC-I کو revised کیا گیا جس کی لاگت 1388.489 ملین روپے ہے۔ باقی کاموں (Fire Exit Stair)، آگ بجھانے کے آلات، فارمیسی شیڈ، سوئی گیس اور بجلی کے لئے تمام مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں بقایا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ 31۔ مئی 2017 تک مکمل کر دے گا۔

(ج) اس 9 منزلہ مکمل ائر کنڈیشنڈ بلڈنگ کی تعمیر کا تخمینہ 1388.489 ملین روپے ہے اس پراجیکٹ پر اب تک 1300.12 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا فنڈز 31۔ مئی 2017 سے پہلے خرچ ہو جائیں گے۔

(د) اس بلڈنگ میں OPD بلاک پہلے ہی کام کر رہا ہے باقی انڈور وارڈز میں بچہ میڈیکل، نرسری، سکائٹری، Endocrinology، تین سو بیڈز کے اضافے کے ساتھ 31۔ مئی 2017 تک مکمل ہو جائیں گے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی سی ٹی سکین مشین سے متعلقہ تفصیلات

*8695: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ میں سی ٹی سکین مشین کب اور کتنی لاگت سے خریدی گئی تھی؟

(ب) اس مشین پر اب تک کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس مشین کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اگر یہ مشین خراب پڑی ہے تو کب سے اور اس مشین کو کب تک متعلقہ کمپنی یا ادارہ سے مرمت کروالیا جائے گا؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کے لئے نئی مشین خریدنے اور خراب مشین کو جلد از جلد مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سولہ سلائس فلپس سی ٹی سکین مشین کی خریداری کے لئے عمل 09-2008 میں شروع کیا گیا جبکہ تمام قانونی لوازمات کو پورا کرنے کے بعد 2009۔02۔02 کو میسرز Matora Digionics لاہور کو سپلائی آرڈر کئے گئے 2009۔12۔14 کو مشین موصول ہونے کے بعد نصب کی گئی اور مریضوں کے سٹی سکین شروع ہو گئے۔ مشین کی کل لاگت 43768560 روپے تھی۔

(ب) سی ٹی سکین مشین پانچ سال کے لئے فلپس کمپنی کی وارنٹی میں تھی۔ جس میں ایکسرے ٹیوب بھی شامل تھی۔ وارنٹی کے خاتمے کے بعد سی ٹی سکین مشین مع پارٹس مبلغ 90 لاکھ روپے برائے دو سال 17۔2016 اور 18۔2017 DWP ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کے سروس کنٹریکٹ میں ہے جس میں ایکسرے ٹیوب شامل نہیں ہے۔ متعلقہ کمپنی کو

برائے سال 17-2016 پنتالیس لاکھ روپے ادا کر دیئے گئے۔ جون 2016 میں سی ٹی سکین مشین خراب ہو گئی جسے کمپنی نے ٹھیک کر دیا۔ اگست 2016 میں ایکسرے ٹیوب خراب ہو گئی جو کہ مبلغ ایک لاکھ اناسی ہزار آٹھ سو امریکی ڈالر میں خرید کر مشین میں لگا دی گئی۔ پاکستانی روپے میں قیمت۔/18800000 لاکھ بنتی ہے۔ چنانچہ 2016 میں کل رقم 25199200 روپے سٹی سکین مشین پر خرچ کئے گئے۔

(ج)

عملہ کے نام	عہدہ	گریڈ
طاہرہ	ٹیکنالوجسٹ	17
شہباز	سی ٹی ٹیکنیشن	9
عظمت	سی ٹی ٹیکنیشن	9
ایاز	سی ٹی ٹیکنیشن	9

یہ عملہ ریڈیالوجسٹ کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

(د) جون 2016 میں سلائس سٹی مشین خراب ہو گئی جو کہ یہ DWP ٹیکنالوجی پرائیویٹ لاہور سروس کنٹریکٹ میں تھی۔ چونکہ متعلقہ کمپنی نے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی جو کہ نہ ہو سکی۔ 23۔ اگست 2016 کمپنی نے بتایا کہ ایکسرے ٹیوب خراب ہو چکی ہے اور اس کی جگہ نئی لگانی پڑے گی چونکہ ایکسرے ٹیوب سروس کنٹریکٹ میں شامل نہ تھی لہٰذا (DWP) نے نئی ایکسرے ٹیوب کے لئے مبلغ ۔/185000 ڈالر قیمت کی کوٹیشن بھیج دی اس پر ہسپتال انتظامیہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر انور امان، پرنسپل گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالہ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب محسن اور پروفیسر آف ریڈیالوجی ڈاکٹر ناصر رضا زیدی کمپنی کے ساتھ میٹنگ کر کے قیمت کم کرانے کی کوشش کی۔ متعدد میٹنگز کے باوجود کمپنی نے قیمت کم کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر باہمی مشاورت اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مشورہ کرنے کے بعد طے ہوا کہ ایکسرے ٹیوب کو خریدنے کے لئے اوپن ٹینڈر کر دیا جائے۔ ایکسرے ٹیوب کی خریداری کے لئے 2016-11-01 اشتہار دے دیا گیا جبکہ 2016-11-19 ٹینڈر اوپن کر دیا گیا جس میں صرف ایک ہی کمپنی میسرز DWP ٹیکنالوجی نے حصہ لیا۔ ٹیکنیکل سکروٹنی 16-11-25 کو ہوئی جبکہ فنانشل بڈ اوپن کرنے کے بعد 16-12-02 کو Financial Comparative Statement جاری کر دی گئی۔ اسی دوران Rate Verification کمیٹی نے اپنی رپورٹ جمع کروا دی۔ DWP کمپنی نے ٹیوب کا ریٹ

5200امریکی ڈالر کم کر دیا چنانچہ پرچیز کمیٹی نے ضروری کارروائی کے بعد ریٹ کو فائنل کر دیا۔ 02-12-16 کو کمپنی کے نام ایڈوانس acceptance کا لیٹر جاری کر دیا گیا۔ اس طرح 05-01-17 کمپنی کے نام سپلائی آرڈر جاری کر دیا گیا جس کی مالیت۔/179800 امریکی ڈالر تھی۔ 13-01-17 محکمہ نے بجٹ ایلوکیٹ کیا جبکہ 21-01-17 کو رقم کمپنی کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی گئی۔ کمپنی نے ایکسرے ٹیوب سنگاپور سے import کی جو کہ اس ہسپتال میں 27-03-17 کو موصول ہوئی۔ کمپنی نے ایکسرے ٹیوب سی ٹی سکین مشین میں نصب کی جو کہ 06-04-17 کو بحال ہو گئی اور شفاف طریقے سے ایکسرے ٹیوب خریدی گئی اور غیر ضروری تاخیر نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ایک سنگل سلائس سی ٹی سکین مشین حاصل کر لی گئی ہے جو کہ بہت جلد ٹراما سنٹر میں نصب ہو کر کام شروع کر دے گی۔ مزید برآں جدید ترین ایم آر آئی مشین ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں لگا دی گئی ہے جو کہ آئندہ چار ہفتوں میں کام کرنا شروع کر دے گی۔

راولپنڈی میں ہسپتالوں کی صورتحال اور جلے ہوئے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

*8774: محترمہ لبنیٰ ریحان کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں موجود کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں جن میں برن یونٹ موجود ہے ان میں بستروں کی تعداد ہسپتال وار فراہم کی جائے؟

(ب) جلے ہوئے مریضوں کے علاج کے حوالے سے سرکاری ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) راولپنڈی کے تین سرکاری ہسپتالوں میں صرف ہولی فیملی ہسپتال میں دس بستروں پر مشتمل برن سنٹر موجود ہے جس میں صرف چار بستروں پر مشتمل برن (BDU) ہے۔ جہاں انتہائی نگہداشت کے مریضوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور باقی چھ بستروں پر کم جلے ہوئے مریض رکھے جاتے ہیں۔ یہ برن سنٹر راولپنڈی اوورسیز فاؤنڈیشن نے 2007 میں تعمیر کیا تھا

جو کہ چار بستروں پر مشتمل تھا جو کہ 2014 میں بڑھا کر دس بستروں پر مشتمل کر دیا گیا۔ یہ برن سنٹر خیبر پختونخوا کشمیر اور جہلم تک کے علاقوں کے مریض کا علاج کر رہا ہے۔ PC-I کی منظوری کے بعد اس کی تعداد بیس بستروں کی ہو جائے گی جہاں جلے ہوئے مریضوں کو بہترین علاج کی سہولت میسر ہو گی۔

(ب) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جلے ہوئے مریضوں کے علاج کے حکومت پنجاب نے State of the Art لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کئے گئے ہیں جہاں جلے ہوئے مریضوں کا ہر قسم کا علاج ہوتا ہے۔ یہاں معمولی جلنے سے لے کر شدید قسم کے جلے مریض بھی مستفید ہوتے ہیں۔ ان مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جس میں مرہم پٹی سے لے کر reconstructive surgery تک کی جاتی ہے۔ مزید برآں وہ ہسپتال جہاں States of the Art سہولیات میسر نہیں وہاں بھی جلے ہوئے مریضوں کے لئے بستر مختص کئے گئے ہیں جہاں مریضوں کو پلاسٹک سرجنز اور جنرل فزیشنز کی زیر نگرانی رکھا جاتا ہے۔ تاہم اگر ان مریضوں کے جلنے کی شدت زیادہ ہو تو ان کو بڑے سنٹرز میں refer کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8846: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو چلڈرن ہسپتال لاہور کی جانب سے تعلیمی و دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے ٹرانسپورٹ کوئی سہولت مہیا نہیں کی جاتی جبکہ ادارے کے پاس اپنی بسیں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کا اپنا کوئی ہاسٹل موجود نہیں ہے اور چند طالبات جن کو نرسنگ ہاسٹل میں رہائش دی گئی تھی ان سے بھی وہ خالی کروا کے ان کو پرائیویٹ ہاسٹلز میں کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا ادارہ نرسنگ ہاسٹل کا ایک حصہ مذکورہ سکول کی طالبات کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں تقریباً3364ملازمین کام کر رہے ہیں اور 43 شعبہ جات ہیں جس میں نرسنگ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور بھی شامل ہے۔ نرسنگ سکول میں360 طالبات اور سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور446 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔اب جبکہ چلڈرن ہسپتال کے پاس ٹوٹل دو بسیں ہیں جو کہ طلباء وطالبات کے تعلیمی مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہیں۔ طلباء و طالبات کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینا ایک بڑا ٹرانسپورٹ آپریشن بن جاتا ہے جس میں بہت اخراجات ہیں۔ ہسپتال انتظامیہ کی اوّلین ترجیح مریضوں کا علاج معالجہ ہے۔اس کے علاوہ باہر ہسپتال کے مین گیٹ کے سامنے انٹرنیشنل معیار کی ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے اور اس کے علاوہ تمام طلباء وطالبات کو سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور نے LTC کمپنی کی طرف سے گرین کارڈ بھی بنوا کر دیئے ہوئے ہیں۔

(ب) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور چلڈرن ہسپتال کا ایک شعبہ ہے جب سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز میں داخلے کھلتے ہیں تو یہ بات prospectus میں واضح کر دی جاتی ہے کہ ان طلباء و طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں ہو گی۔ چلڈرن ہسپتال میں چار سال پہلے نرسنگ ہاسٹل میں سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی کچھ طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر کی گئی تھی کیونکہ اس وقت نرسنگ کی تعداد 350 تھی اب جبکہ 250 بیڈ سے 1150 بیڈ پر مشتمل ہو گیا ہے اور نرسز کی تعداد 350 سے 900 ہو گئی ہے اس لئے پچھلے چار سال سے سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور کی کسی نئی طالبہ کو ہاسٹل کی سہولت نہیں دی گئی لیکن جو سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور کی طالبات پہلے سے رہائش پذیر ہیں ان سے یہ سہولت واپس نہیں لی جاتی جب تک ان کا کورس مکمل نہ ہو جائے۔ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی تعلیمی سرگرمیاں دن کے اوقات یعنی مارننگ شفٹ تک محدود ہوتی ہے جبکہ نرسنگ سٹاف کی ڈیوٹی مارننگ ایوننگ اور نائٹ تینوں شفٹوں میں ہوتی ہے اس لئے نرسنگ سٹاف کو ہاسٹل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) چلڈرن ہسپتال پاکستان کا ایک بڑا ہسپتال ہے اور اس میں تقریباً روزانہ 5000 کی تعداد میں مریض آتے ہیں جس میں تقریباً 500 سے 600 مریض روزانہ داخل ہوتے ہیں اس سلسلے میں ہسپتال انتظامیہ کے پاس دو options تھیں کہ ادارہ ہاسٹل یا پھر indoor بلاک تعمیر کرے حکومت پنجاب کی پہلی ترجیح مریضوں کا علاج معالجہ ہے اور بہترین سہولیات فراہم کرنا ہے اور باقی معاملات بعد میں ہیں لہٰذا ادارے نے تقریباً 3.5- ارب کی مالیت سے نیوان ڈور بلاک کی تعمیر کی ہے جو کہ 600 بیڈز کی وارڈز مع 16 آپریشن تھیٹرز پر مشتمل ہے جس سے نرسز کی تعداد 350 سے 900 ہو گئی ہے لہٰذا موجودہ حالات میں ادارے کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ نرسنگ ہاسٹل کا کوئی حصہ سکول کی طالبات کے لئے مختص کرے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ صحت میں گریڈ 21 کی اسامیوں پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1144: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت پنجاب میں 21 ویں گریڈ کی کتنی اسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر بھرتی اور ترقی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) ان اسامیوں پر کون کون سے پروفیسر ڈاکٹر تعینات ہیں، نام و تعیناتی تاریخ و جگہ سے آگاہ کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

الف) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں گریڈ 21 کی 6 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

(ب) گریڈ 21 امتیازی خدمات کی بنیاد پر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں مستقل بنیاد پر کام کرنے والے ان پروفیسر صاحبان کو دیا جاتا ہے جن کی 80 فیصد سے زائد سالانہ کارکردگی رپورٹ very good گریڈ میں ہو۔ علاوہ ازیں 22 سال کی سروس ہو جس میں سے پانچ سال کی سروس بطور پروفیسر گریڈ 20 میں ہو اور ان پروفیسر صاحبان نے خاص طور پر اپنے شعبہ میں امتیازی خدمات سرانجام دی ہوں۔

(ج) اس وقت سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں درج ذیل پروفیسر گریڈ 21 میں کام کر رہے ہیں۔

1. پروفیسر اسد اسلم خان پروفیسر آف اپتھومالوجی وی سی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور۔
2. پروفیسر خالد مسعود گوندل پروفیسر آف سرجری کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور۔

سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے حال ہی میں پروفیسر ڈاکٹر ہارون خورشید پاشا پروفیسر آف پیڈ سرجری نشتر میڈیکل کالج ملتان اور پروفیسر محمود شوکت پروفیسر آف پیڈ سرجری پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہونے والی گریڈ 21 کی دو اسامیوں پر ورکنگ پیپر تیار کر کے ایس این، ایس اینڈ جی اے ڈی میں PSB میں consider کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا ہے تاکہ امتیازی خصوصیات کے حامل پروفیسر صاحبان کو گریڈ 21، امتیازی گریڈ دیا جائے۔

میو ہسپتال میں ایمبولینسز سے متعلقہ تفصیلات

1183: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کتنی ایمبولینسز ہیں ان میں سے کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) کیا میو ہسپتال کی ایمبولینسز مریضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں اگر کم ہیں تو حکومت کب تک مزید ایمبولینسز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا میو ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لئے سپیشل ایمبولینسز موجود ہیں تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال میں ٹوٹل 9 ایمبولینسز ہیں۔ جن میں سے پانچ ایمبولینسز ٹھیک ہیں اور چار ایمبولینسز خراب ہیں جن کی مرمت کروائی جا رہی ہے۔

(ب) میو ہسپتال کی ایمبولینسز مریضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ج) دل کے مریضوں کے لئے سپیشل ایمبولینسز نہیں ہیں۔

سیالکوٹ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال
اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1281: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال و خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس عہدہ و گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ایڈریس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں کس کس مرض کے وارڈ، کتنے بیڈ پر مشتمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں مریضوں کے لئے کون کون سی مشینیں کام کر رہی ہیں کیا تمام مشینیں ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو حکومت انہیں کب تک ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال و خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں جنوری 2012 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) علامہ اقبال ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال مندرجہ بالا میں بیڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال کی تفصیل

وارڈ کا نام	بیڈ کی تعداد
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔1	26
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔2	24
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔3	24
مردانہ اور زنانہ میڈیکل وارڈ	40
آئی وارڈ	25
ناک، گلہ وارڈ	25
چلڈرن وارڈ	45
گائنی میٹرنٹی وارڈ	25

ٹی بی اور چیسٹ وارڈ	36
دل وارڈ	23
نفسیاتی وارڈ	20
نیورو سرجری وارڈ	20
آرتھوپیڈک وارڈ	20
ٹراما سنٹر/ایمرجنسی وارڈ	36
گردہ وارڈ	11
کل تعداد	400

گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کی تفصیل

گائنی وارڈ	24بیڈز
یورالوجی وارڈ	15بیڈز
سرجری وارڈ	20بیڈز
بچہ وارڈ	50بیڈز
بچہ سرجری وارڈ	15بیڈز

اور گیارہ بیڈز پر مشتمل ایمرجنسی وارڈ موجود ہے جہاں پر مریضوں کو فسٹ ایڈ و علاج معالجہ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل میں تمام مشینوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں انجیو گرافی مشین کو چالو کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1327: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں مارچ 2014 میں انجیو گرافی مشین کا افتتاح ہوا تھا مگر ابھی تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی انجیو گرافی نہ کی جا رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم کر دے گی، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مارچ 2014 میں انجیوگرافی مشین کا ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں افتتاح کیا گیا۔ یہ مشین ڈاکٹر اطہر انصاری کارڈیالوجسٹ USA نے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کو بطور عطیہ دی تھی۔ یہ مشین پرانی اور فلپس کمپنی کی بنی ہوئی تھی جب اسے فلپس کمپنی پاکستان سے چیک کروایا گیا تو پتا چلا کہ یہ مشین خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے۔ انجیوگرافی مشین کو چلانے کے لئے سرجیکل بیک اپ انتہائی ضروری ہے لیکن یہ فسلیٹی ہسپتال میں تاحال موجود نہیں ہے۔

(ب) ایک این جی او سٹیرزن ہیلتھ کیمونٹی بورڈ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ نے رینٹ پر انجیوگرافی مشین مہیا کی جس پر چند مریضوں کی انجیوگرافی کی گئی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ مشین کے رینٹ کے لئے بجٹ مہیا نہ کر سکی۔ مزید برآں مئی 2014 میں ہیلتھ کیئر کمیشن پنجاب کی ٹیم نے ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا دورہ کیا اور انجیوگرافی مشین کو مزید کام کرنے سے اس بناء پر روک دیا کہ ہسپتال میں کارڈیک سرجری کی بیک اپ کی سہولت موجود نہ ہے اور یوں یہ مشین واپس چلی گئی۔

یہ صحیح ہے کہ ہسپتال میں سرجیکل بیک اپ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی revamping مالی سال 18-2017 میں ہو رہی ہے جس میں ایک عدد نئی انجیوگرافی مشین مع سرجیکل بیک اپ ہسپتال میں لگانے کی سکیم بن رہی ہے اور 18-2017 میں یہ سکیم حتمی شکل اختیار کر لے گی۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی سے متعلقہ تفصیلات

1339: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب قائم ہوا؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس میں اس وقت خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) اگر اس ہسپتال میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا ہے تو بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا اس ہسپتال میں حکومت تمام خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13۔ نومبر 2007 کو ہوا۔

(ب) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں 1324 ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل 412 اسامیاں خالی ہیں (گزیٹڈ 224 نان گزیٹڈ 188)

(د) ادارہ ہذا میں یکم جنوری 2012 کے بعد کل 258 ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف بھرتی کیا گیا ہے جس کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گریڈ 1 تا 20 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور امیدواروں سے درخواستیں وصول کی جارہی ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی مذکورہ خالی اسامیاں قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے پُر کر دی جائیں گی۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں سپیشل Needs ایجوکیشنسٹ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1452: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں کتنی Special Needs Educationist Assistants کام کر رہے ہیں سکیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کو 2008 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے 2009 میں محکمہ صحت میں بہت سے کیڈر کے ملازمین کو ریگولر کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے Special Needs Educationist Assistants کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا اور ان کو yearly basis کنٹریکٹ جارہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت Special Needs Educationist Assistants کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں Special Needs Educationist Assistant گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں!

(د) محکمہ صحت میں کنٹریکٹ ملازمین کی ریگولرائزیشن کا کیس پروسیس میں ہے۔ امید ہے کہ جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ تاہم Special Needs Educationist Assistant کو 2014 میں تین سال کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت Special Needs Educationist Assistant کو بہت جلد ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاحال محکمہ صحت میں کنٹریکٹ ملازمین کی ریگولرائزیشن کا کیس پروسیس میں ہے۔

صوبائی وزیر خزانہ کی طرف سے اعلان کردہ اعزازیہ کی ادائیگی

1719: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 کے بجٹ سیشن کے اختتام پر تمام اسمبلی سٹاف و ڈسپنسری کے ڈاکٹر و سٹاف کے لئے دو ماہ کی تنخواہ کے برابر اعزازیہ اسمبلی نے منظور کیا جس کا اعلان موجودہ صوبائی وزیر خزانہ نے کیا؟

(ب) پنجاب اسمبلی ڈسپنسری کے سٹاف کو تاحال اس کی ادائیگی کیوں نہیں کی گئی، یہ ادائیگی کب تک ہو جائے گی نیز اس تاخیر کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مالی سال 17-2016 کے اعزازیہ کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ابھی تک کوئی مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے اگر گورنمنٹ کی طرف سے اعزازیہ ہیڈ میں بجٹ موصول ہوا تو اس کی ادائیگی اسمبلی ڈسپنسری میں موجود سٹاف کو بھی کی جائے گی۔

(ب) پنجاب اسمبلی ڈسپنسری سٹاف کو اس کی ادائیگی اس لئے نہیں کی گئی کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مراسلہ اور بجٹ موصول نہیں ہوا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب ہم رپورٹیں لیتے ہیں۔ مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، مخدوم سید محمد مسعود عالم!

مسودہ قانون (ترمیم) پریزنز 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، مخدوم سید محمد مسعود عالم!

نشان زدہ سوال نمبر 8402 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No.8402 asked by Mrs Saadia Sohail Rana, MPA (W-355)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس! اسے پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8445 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No. 8445 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

نشان زدہ سوال نمبر 8334 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ممبر کمیٹی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہوں

Starred Question No. 8334 asked by AL Haj Muhammad Ilyas Chinioti, MPA (PP-73)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس کو وزیر قانون کے آنے تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ اب آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔ جی، میاں صاحب!

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پے در پے پاکستانی قوم کو صدمات کا سامنا ہے کل ریاض (سعودی عرب) میں جو کچھ ہوا اور جس طرح سے پاکستان کا وقار مجروح ہوا میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ٹرمپ نے جو تقریر کی اُس میں بھارت میں دہشت گردی کا ذکر کیا گیا ہے کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا کہ وہ سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ملک ہے جس کی اتنی لمبی چوڑی قربانیاں ہیں۔ بھارت دہشت گردی میں ملوث ہے کشمیر میں وہ بڑا دہشت گرد ہے پوری دنیا جانتی ہے ہمارے ملک کو وہ unstable کر رہا ہے، بلوچستان میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے، کراچی میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے، گوادر میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے اُس کا نام تک نہیں لیا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کاش پرائم منسٹر وہاں پر نہ جاتے کہ جو کل وہاں پر اجتماع ہوا ہے وہ بالکل واضح طور پر ایک کیمپ بن گیا ہے کہ ایران کو isolate کیا جائے۔ یہ ہے ہماری نیشنل پالیسی؟ پوری قوم کا مطالبہ اور جذبات ہیں کہ ہمیں کسی خاص کیمپ کا حصہ نہیں بننا، ہمیں مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ پاکستان ایک Atomic power، ایک leading ملک ہے تو اس کو کسی ایک کیمپ میں جا کر وہاں نہیں بیٹھنا چاہئے تھا اور وہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہوئیں۔ پہلے بھی پارلیمنٹ

نے اس پر ایک فیصلہ دیا تھا ہمیں غیر جانبدار رہتے ہوئے اگر ایران اور سعودیہ یا دیگر ممالک کی آپس میں لڑائی ہے تو اُس میں ہمیں مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کی وہاں پر کوشش کے باوجود ٹرمپ سے ملاقات بھی نہیں ہوئی اور اُنہیں بات بھی نہیں کرنے دی گئی اگر اس طرح کا معاملہ تھا تو ہمیں وہاں ضرور جانا تھا؟ وہاں ہماری قومی سطح پر سبکی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی کیمپ کا حصہ نہیں بننا چاہئے ایران بھی ہمارا برادر ملک ہے کل ٹرمپ نے جو وہاں پر میلہ لوٹا ہے وہ ایران کو isolate کرنے کے لئے مسلمانوں کو لڑانے کی ایک سازش ہے۔ ہمیں اس سازش سے باخبر رہنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہے ہیں اور خود امریکہ دادا گیر بنا ہوا ہے۔ ٹرمپ کی جو الیکشن سے پہلے کی تقاریر ہیں وہ اُٹھا کر دیکھ لیں آج اُسے مسلمانوں کا درد آگیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی foreign policy گورنمنٹ کا ٹوٹل failure ہے اور پاکستانی قوم کو ہزیمت کا سامنا ہے۔ پہلے کلبھوشن والے مسئلے اور اب ریاض میں جو کچھ کل ہوا ہے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ ایسے کیا کرتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جس کانفرنس کا اپوزیشن کے ممبران ذکر کر رہے ہیں وہ کوئی ایشیائی کانفرنس نہیں تھی بلکہ وہ امریکہ عرب اسلامی کانفرنس تھی جس میں 55 ممالک اکٹھے ہوئے تھے۔ میری گزارش ہے کہ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ۔۔۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی)

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد شام 6 بج کر 10 منٹ پر
جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل 23۔ مئی 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔